نغمۂ رومی

مرتب
ڈاکٹر نعیم مشتاق

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز
11- گنج بخش روڈ لاہور
042-7313885

نغمۂ رومی
ڈاکٹر نعیم مشتاق

گر شدی عطشانِ بحرِ معنوی
اگر تو معنوی سمندر کا پیاسا ہے

فرجہ کن در جزیرۂ مثنوی
تو مثنوی کے جزیرے کی سیر کر

فرجہ کن چندانکہ اندر ہر نفس
تو اس قدر سیر کر کہ ہر سانس میں

مثنوی را معنوی بینی و بس
مثنوی کو صرف معنوی دیکھنے لگے

حیات و افکار، تعلیمات، اقوالِ زرّیں حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

نغمۂ رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مرتب

ڈاکٹر نعیم مشتاق

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

۱۱- گنج بخش روڈ لاہور

042-7313885

تزئین و اہتمام

سید شجاعت رسول شاہ قادری

نام کتاب ——— نغمۂ رومی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف ——— ڈاکٹر نعیم مشتاق

تعداد صفحات ——— 136

بار اوّل ——— ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ جون ۲۰۰۳ء

تعداد ——— 1100

کمپوزنگ ——— words maker Lhr.

مطبع ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر ——— نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

قیمت ——— 90/ روپے

ملنے کا پتہ

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

11 گنج بخش روڈ لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

انتساب

مجذوبِ ولی کامل

حضرت بابا باقر سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے نام

جن کے فیض سے مجھے مثنوی کے معنی و مفہوم

سمجھنے کی توفیق نصیب ہوئی

حمد باری تعالیٰ

اے خدائے پاک بے انباز و یار
دست گیر و جرمِ مارا در گذار

یادده مارا سخن ہائے رقیق
کہ ترا رحم آورَد آں اے رفیق

ہم دعا از تو اِجابت ہم ز تو
ایمنی از تو مہابت ہم ز تو

گر خطا گفتیم اِصلاحش تو کن
مصلحی تو اے تو سلطانِ سخن

کیمیا داری کہ تبدیلش کنی
گرچہ جوئے خوں بود نیلش کنی

ایں چنیں مینا گر یہا کارِ تست
ایں چنیں اکسیر ہا اسرارِ تست

مزار مبارک حضرت مولانا روم

مثنوی

گر شدی عطشانِ بحر معنوی
فرجۂ کن دَر جزیرہ مثنوی

فرجہ کن چندانکہ اندر ہر نفس
مثنوی را معنوی بینی و بس

مزار مبارک حضرت مولانا رومؒ کا بیرونی منظر

مزار مبارک حضرت مولانا رومؒ کا بیرونی منظر (رات)
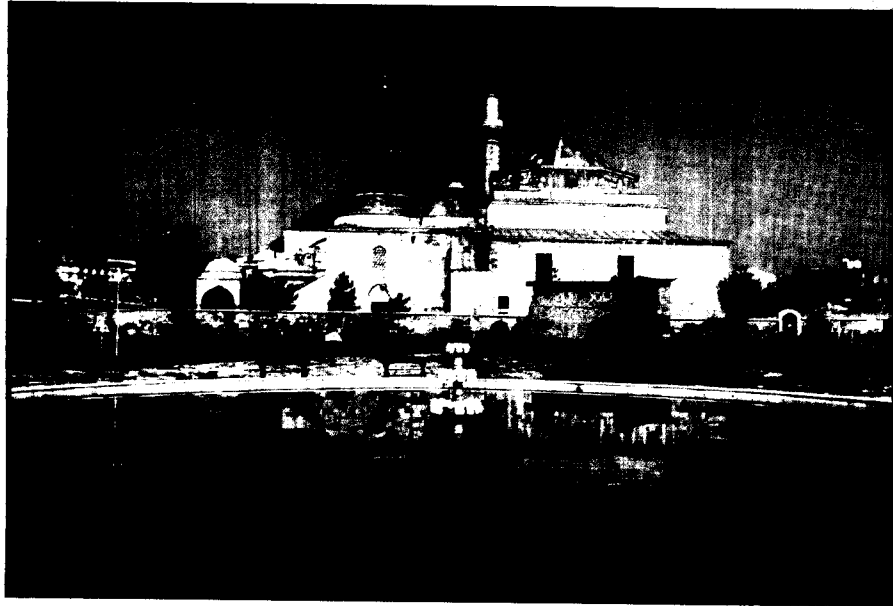
مزار مبارک حضرت مولانا رومؒ کا بیرونی منظر (صبح)
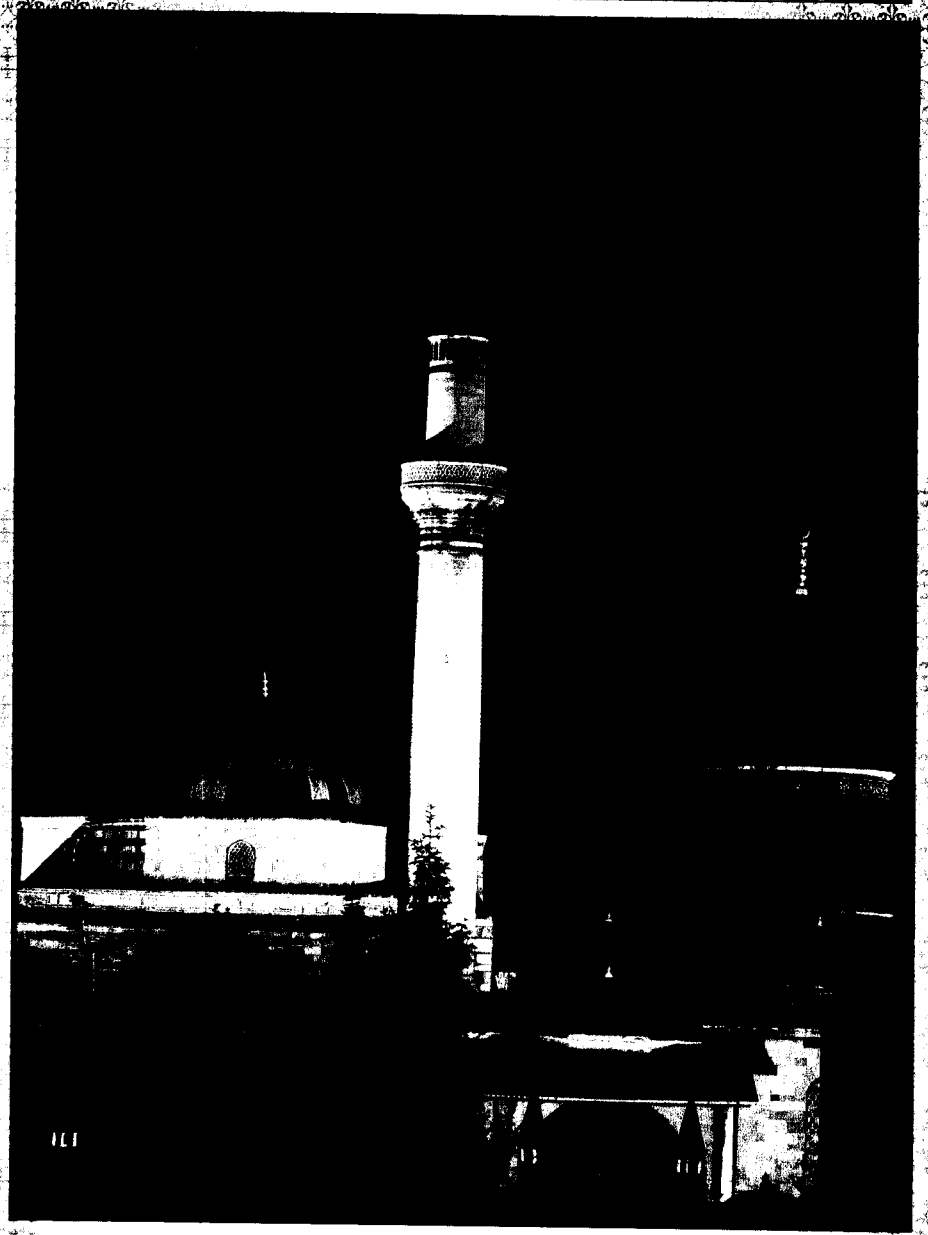
مزار مبارک حضرت مولانا روم

نغمہ رومی

غلط نگر ہے تری چشم نیم باز اب تک !
ترا وجود ترے واسطے ہے راز اب تک!

ترا نیاز نہیں آشنائے ناز اب تک!
کہ ہے قیام سے خالی تری نماز اب تک!

گستہ تار ہے تیری خودی کا ساز اب تک!
کہ تو ہے نغمہ رومی سے بے نیاز اب تک!

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

پیش لفظ

وہ دونوں اپنے مرشد کی صحبت میں دن رات روحانی تربیت کے مراحل طے کررہے تھے۔ ان میں سے ایک کو دوران تربیت جو بھی کشف ہوتا وہ مرشد کی خدمت میں نظم ونثر کے پیرایہ میں بیان کردیتا تھا مگر دوسرے کے زبان پر تو گویا تالا لگ گیا تھا۔ مرشد جنہیں وہ دونوں بابا جی کہہ کر پکارتے تھے پہلے کی روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ اس کے اظہار بیان کی صلاحیت کو بھی دیکھ کر بہت خوش تھے مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ دوسرے کی خاموشی سے قدرے پریشان بھی تھے آخر ایک دن انہوں نے اس خاموش مجاہد سے پوچھ ہی لیا۔

''بیٹے! وہ اسرار وحقائق جنہیں تمہارا ساتھی ظاہر کرتا ہے کیا ان میں سے تم پر کبھی کچھ ظاہر نہیں ہوتا۔''

''بابا جی!'' وہ خاموش مجاہد بڑے ادب سے بولا ''اسرار وحقائق تو اس سے بڑھ کر نظر آتے ہیں مگر مجھ میں یہ صلاحیت نہیں کہ انہیں خوبصورت پیرایوں اور اصطلاحات میں بیان کرسکوں۔

بابا جی نے جواب سنا تو خاموش ہوگئے اور آنکھیں بند کرلیں۔ تھوڑی دیر بعد بند آنکھوں کے ساتھ مسکرائے اور پھر آنکھیں کھول کر فرمایا۔

''بیٹے! حق تعالیٰ تجھے ایسا دوست عطا فرمائے گا جو اولین وآخرین کے علوم وحقائق کو تیرے نام سے ظاہر کرے گا اور حکمتوں کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر جاری ہوں گے اور الفاظ اور آواز کے لباس میں

آئیں گے اور اس لباس کی سجاوٹ اور زینت تیرا نام ہوگا۔"

بابا جی! (جنہیں آج ہم حضرت بابا کمال جندی رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے جانتے ہیں) کی اس پیش گوئی کے نتیجے میں اس خاموش مجاہد کو اللہ نے جو دوست بصورت مرید عطا کیا مشرق ومغرب آج اس کی شاعری کا دیوانہ ہے اور دنیا اسے مولانا رومی کے نام سے جانتی ہے اور اس خاموش مجاہد کو جس نے ایک مولوی کو مولانا رومی میں بدل کر رکھ دیا۔ شمس تبریزی رحمتہ اللہ علیہ کے نام پہچانتی ہے اور شمس تبریزی کے اس فیض کو جو انہیں اپنے پیر ومرشد حضرت بابا کمال جلالی رحمتہ اللہ علیہ سے ملا اور جسے مولانا جلال الدین رومی نے اپنی زبان سے بیان کیا اسے آج "مثنوی مولانا روم" کہتے ہیں۔ مثنوی مولانا روم کے مفاہیم کا معیار یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ روحانی تربیت کے لئے تصوف کی کتب میں مثنوی مولانا روم سے بڑھ کر اعلیٰ کتاب دنیا میں کوئی نہیں۔ حتیٰ کہ سلوک ومعرفت کی آخری منزلوں کیلئے بھی اس سے اعلیٰ کتاب نہیں۔ اسے فارسی کا قرآن بھی کہا جاتا ہے۔ مختصراً علماء وعرفا کے مطابق یہ بڑی اعلیٰ کتاب ہے (اور اس کتاب "حکمت رومی" میں مولانا روم کے اقوالات اسی مثنوی سے لئے گئے ہیں اور اردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔)

مثنوی سے میرا تعارف آج سے دس سال قبل بیرون ملک تعلیم کے دوران ہوا جب علم نفسیات اور مینجمنٹ سائنسز پر مختلف مغربی مصنفین کی کتب میں مولانا کی مثنوی کے اقتباسات پڑھنے کو ملے۔ پھر اردو زبان میں چند علماء کی تحریرات پڑھنے اور تقاریر سننے کو ملیں مگر یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ انہوں نے مثنوی کو ایک جذباتی رنگ دے کر ذریعہ کمائی بنایا ہوا ہے اور تقاریر میں بانسری کے قصے سے آگے نہیں بڑھے۔ مریدوں اور رفقا کو روحانی اور تربیتی نشستوں کے بہانے بانسری کے قصے کو نہایت جذباتی اور رقت کے ساتھ سنا کر آخر میں اللہ کے دین کی "سربلندی" کے چندہ کی اپیل کر ڈالتے ہیں۔ اللہ ان کی فریب کاریوں سے سب کو محفوظ رکھے۔

اس کتاب میں مولانا کے اقوال کی بنیاد میں نے محترم محمد عالم امیری کے نثری ترجمہ مثنوی پر رکھی ہے۔ اس سے قبل میری نظر سے مثنوی مولانا روم کے اردو میں جتنے بھی تراجم گزرے ہیں وہ ایک تو نہایت غیر معیاری طرز طباعت کے باعث اور دوسرے اپنے ترجمہ کے انداز کے باعث عام آدمی کی سمجھ سے باہر تھے۔ میرے نزدیک محمد عالم امیری صاحب کا یہ نثری ترجمہ اس لحاظ سے انقلابی ہے کہ انہوں نے مثنوی کو نام نہاد چندہ خور علماء سے چھین کر اس کے فیض کو ہر ایک کیلئے عام کر دیا ہے۔ جس طرح لکڑی کو اگر ہزار بار بھی مقناطیس سے رگڑیں تو بھی وہ مقناطیسی صلاحیت اپنے اندر جذب نہیں کر سکتی اسی طرح مثنوی مولانا روم سے بھی فیض حاصل کرنا اور پھر اسے دوسروں تک پہنچانا ہر کسی کے نصیب کی بات نہیں اس لئے کہ مولانا جلال الدین رومی صاحب حال تھے۔ مولانا اور ان کی تصنیف مثنوی کو صحیح طور پر جاننے کیلئے صاحب حال ہونا ضروری ہے یہ صاحب حال کے بس کی بات نہیں۔ محترم محمد عالم امیری نے مثنوی سے کس قدر فیض حاصل کیا ہے یہ ان کے ترجمہ کے اعلیٰ معیار سے بخوبی واضح ہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

مثنوی سے فیض حاصل کرنے کے طریقہ کے متعلق مولانا روم اپنی مثنوی کے ایک مقام پر محمد عالم امیری کے نثری ترجمہ کے مطابق یوں فرماتے ہیں۔

"اگر مثنوی جیسی کتاب کو بھی تو بے کار سمجھ کر پڑھے گا تو اس سے کوئی نصیحت حاصل نہ کر سکے گا۔ اس کے مغز تک وہ بات نہیں پہنچ سکے گی اس شخص کے مغز کی یہ حالت ہوگی جیسے کوئی معشوق سر اور منہ پر چادر تانے لیٹا ہوا ہے تو ظاہر میں اس کے حسن کو نہیں دیکھ سکے گا۔ منکر اپنے تکبر کی وجہ سے شاہنامہ فردوسی اور مثنوی کو یکساں ہی سمجھتا ہے حقیقت اور مجاز کو انسان جب ہی سمجھتا ہے جب اس کو بصیرت حاصل ہو۔ وہ انسان جس کی ناک میں سونگھنے کی حس نہ ہو وہ خوشبو کا احساس نہیں کرسکتا۔ محض جی بہلانے کیلئے قرآن کی تلاوت کرنا بھی اپنے آپ کو قرآنی حقائق سے محروم رکھنا ہے

انسان اگر محض دل کی پریشانی اور رنج کو دور کرنے کیلئے قرآن پڑھے تو بھی اس کے حقائق بے غافل رہتا ہے۔ محض وقت کاٹنے کیلئے تو قرآن اور افسانہ یکساں کام کرتا ہے نیند اور شراب دونوں وسوسوں اور دل کے خیالات کو رفع کرتے ہیں لیکن دونوں میں بہت فرق ہے اگر کوئی شخص قرآن پاک کو کلام اللہ اور روحانی کلام سمجھ کر پڑھے تو دل کے وسوسے اس سے بالکل زائل ہو جائیں گے اور دل کو باغ جنت کا راستہ مل جائے گا۔ جو شخص قرآن کے حقائق سے آگاہ ہو جاتا ہے وہ جنت کے باغات اور نہروں کی سیر کرتا ہے۔ ﴿دفتر چہارم صفحہ ۹۲﴾

مثنوی سے فیض حاصل کرنے کیلئے دو چیزیں نہایت ضروری ہیں ایک دل کا اخلاص اور دوسرے نیت کی پاکیزگی۔ ان دو شرائط کے بغیر اگر قرآن مجید کا بھی مطالعہ کیا جائے تو سراسر ہدایت اور نور ہونے کے باوجود اندر کی گمراہی اور گندگی دور ہونے کی بجائے مزید بڑھتی ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا" ﴿سورہ البقرہ آیت ۲۶﴾

اللہ بہتیروں کو اس ﴿قرآن﴾ سے گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے۔

جب نیت میں فطور ہو تو بطور سزا اللہ مطالعہ قرآن سے بھی انسان کی گمراہی میں اضافہ فرماتا ہے۔ یاد رکھئے! گندگی اور پاکیزگی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ نیت کے گھر میں صفائی نہ ہو تو وہاں فیض قیام نہیں کرتا۔ اللہ ہمیں قرآن مجید اور مثنوی مولانا روم سے فیض یاب ہونے کی توفیق فرمائے۔ کتاب پسند آئے تو میرے حق میں دعائے خیر کرنا نہ بھولیے گا اور اپنے مفید مشوروں سے ضرور نوازیئے گا۔

ڈاکٹر نعیم مشتاق

تعارف مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ
ایک نظر میں

نام .... محمد

لقب: .... جلال الدین

شہرت: .... مولانا روم

تاریخ: .... 7 ربیع الاول 604ھ / 30 ستمبر 1207ء

مقام پیدائش: .. بلخ (موجودہ افغانستان)

اولاد: .... صرف دو بیٹے

(۱) بہاء الدین (۲) علاء الدین

مرشد: .... حضرت شاہ شمس تبریز

وفات: .... 5 جمادی الاخریٰ 673ھ / 17 دسمبر 1273ء

مزار شریف: .... قونیہ، ترکی

تصانیف: ....
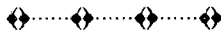
تعارف مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام محمد' لقب جلال الدین اور عرف مولانائے روم ہے' آپ کا نسب والد کی جانب سے ۱۹' واسطوں سے حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے مل جاتا ہے اور والدہ کی جانب سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے۔

آپ آج سے تقریباً ۸سو سال قبل ۱۲ربیع الاول ۶۰۴ھ (30 ستمبر 1207ء) میں بلخ (موجودہ افغانستان) کے مقام پر پیدا ہوئے۔ اس حوالے آپ کو رومی کی بجائے بعض لوگ بلخی بھی کہتے ہیں۔

آپ کے دادا حسین بلخی اپنے وقت کے بہت بڑے صوفی اور صاحب حال تھے۔ سلاطین وقت ان کی عزت کرتے تھے' محمد خوارزم شاہ نے اپنی بیٹی کی ان سے شادی کر دی تھی۔ آپ کے والد بہاء الدین انہیں کے بطن سے پیدا ہوئے اس لحاظ سے سلطان محمد خوارزم شاہ' بہاء الدین کا ماموں اور مولانا کا نانا تھا۔

مولانا روم کے والد کا نام بھی محمد' لقب بہاء الدین تھا اور بلخ وطن تھا۔ علم وفضل میں یکتائے روزگار گنے جاتے تھے آپ اپنے زمانے کے مشہور اولیائے کاملین میں سے تھے۔ خراسان کے دور دراز مقامات سے انہی کے ہاں فتوے آتے تھے۔ بیت المال سے کچھ روزینہ مقرر تھا اسی پر گزر اوقات تھی۔ معمول تھا کہ صبح سے دوپہر تک علوم درسیہ کا درس دیتے تھے' ظہر کے بعد حقائق و معارف بیان کرتے' پیر اور جمعہ کا دن وعظ کیلئے خاص تھا۔

یہ خوارزم شاہوں کی حکومت کا دور تھا اور اس وقت محمد خوارزم شاہ مسند آرا تھا۔ وہ بہاء الدین کے حلقہ بگوش میں سے تھا اور اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ ایک دن خوارزم شا بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا تو ہزاروں لاکھوں آدمیوں کا مجمع تھا۔ شخصی سلطنتوں میں سے جو لوگ مرجع عام ہوتے ہیں سلاطین وقت کو ہمیشہ ان کی طرف سے بے اطمینانی رہتی ہے۔ مامون الرشید نے اسی بنا پر حضرت علی رضا ؓ کو عیدگاہ میں جانے سے روک دیا تھا۔ جہانگیر نے اسی بناپر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو قید کر دیا تھا' محمد بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کو عوام الناس میں اس بے پناہ مقبولیت کے باعث حاسدوں اور دشمنوں نے خوارزم شاہ کے دل میں یہ وسوسہ ڈال دیا کہ محمد بہاء الدین کی بڑھتی ہوئی یہ مقبولیت حکومت کیلئے کوئی مسئلہ نہ پیدا کر دے۔ چنانچہ خوارزم شاہ نے اشارۃً شاہی خزانہ اور قلعے کی کنجیاں بہاءالدین کے پاس بھیج دیں اور کہلا بھیجا کہ اسباب سلطنت سے صرف یہ کنجیاں رہ گئی ہیں وہ بھی حاضر ہیں۔ مولانا بہاء الدین اشارہ سمجھ گئے اور فرمایا کہ اچھے جمعے کے روز وعظ کہہ کر یہاں سے چلا جاؤں گا۔ اس وعظ میں آپ نے خوارزم شاہ کو متنبہ کر دیا کہ میرے بعد لشکر تاتار آ رہا ہے۔ اکثر مغربی محققین نے آپ کی وجہ ہجرت یہی بیان کی ہے کہ آپ کی ہجرت کا اصل سبب تاتاریوں کی قتل و غارت تھی اس اطلاع سے بڑے بڑے خاندان شرفا وعلماء ترک وطن کر کے محفوظ مقامات کی طرف ہجرت کرر ہے تھے۔

بلخ سے ہجرت

جمعہ کے دن آپ شہر سے نکلے' مریدان خاص میں سے کوئی تین سو بزرگ ساتھ تھے۔ خوارزم شاہ کو خبر ہوئی تو بہت سمجھایا اور حاضر ہو کر بڑی منت سماجت کی مگر آپ اپنے ارادے سے باز نہیں آئے۔ راستے میں جہاں سے گزرتے تمام روساء و امراء زیارت کو آتے تھے۔ ۶۱۰ھ میں نیشاپور پہنچے وہاں خواجہ حضرت فرید الدین

عطار رحمۃ اللہ علیہ مصنف تذکرۃ اولیاء آپ سے ملنے کو آئے۔ اس وقت مولانا کی عمر صرف ۶ برس تھی لیکن خوش نصیبی کا ستارہ پیشانی سے چمکتا تھا۔ فرید الدین نے بہاء الدین سے کہا کہ اس جوہر قابل سے غافل نہ ہونا اور پھر یہ کہہ کر اپنی مثنوی ''اسرار نامہ'' مولانا رومی کو تحفہ عنایت کیا۔

مولانا بہاء الدین نیشاپور سے روانہ ہوکر بغداد پہنچے۔ یہاں مدتوں قیام رہا' روزانہ شہر کے تمام امراء' روساء و علماء ملاقات کو آتے تھے ان سے حقائق و معارف سنتے تھے۔ اتفاق سے انہیں دنوں بادشاہ روم کیقباد کی طرف سے سفارت کے طور پر کچھ لوگ بغداد میں آئے' یہ لوگ مولانا بہاء الدین کے حلقہ درس میں شریک ہوکر مولانا کے حلقہ بگوش ہوگئے۔

واپس جاکر بادشاہ روم علاء الدین سے تمام حالات بیان کئے۔ وہ غائبانہ مرید ہوگیا۔ شیخ بہاء الدین بغد روم سے حجاز اور حجاز سے شام ہوتے ہوئے زنجان سے آئے۔ زنجان سے آق شہر کا رخ کیا یہاں سال بھر قیام رہا پھر یہاں سے لارندہ کا رخ کیا۔ یہاں سات برس تک قیام رہا۔

لارندہ میں دوران قیام مولانا رومی کی عمر ۱۸ سال تھی (بہاء الدین نے اسی سن میں اِن کی شادی کر دی)

قونیہ کی طرف ہجرت اور مستقل قیام

لارندہ سے شیخ بہاء الدین کیقباد کی درخواست پر قونیہ کو روانہ ہوئے۔ کیقباد کو خبر ہوئی تو تمام ارکان دولت کے ساتھ پیشوائی کو نکلا اور بڑے تزک و احتشام سے شہر میں لایا۔ شہر پناہ کے قریب پہنچ کر علاؤ الدین گھوڑے سے اتر پڑا اور پیادہ پا ساتھ ساتھ آیا۔ مولانا کو ایک عالی شان مکان میں اتارا اور ہر قسم کے ضروریات و آرام کے سامان مہیا کئے۔ اکثر مولانا کے مکان پر آتا اور فیض صحبت اٹھاتا۔ شیخ بہاء الدین نے جمعہ کے دن اٹھارہ ربیع الثانی ۶۲۸ میں وفات پائی۔

بہاء الدین نے مولانا روم کی شادی لالہ شرف الدین سمرقندی کی بیٹی جوہر خاتون سے کر دی۔ نکلسن کے مطابق یہ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکیں اور مولانا نے دوسری شادی قراء خاتون سے کی۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی' شیخ بہاء الدین کے مریدوں میں سید برہان الدین محقق بڑے پائے کے فاضل تھے۔ مولانا کو ان کی آغوش تربیت میں دیا' وہ مولانا کے اتالیق بھی تھے اور استاد بھی۔ مولانا نے اکثر علوم وفنون انہیں سے حاصل کئے تھے۔ طالب علمی ہی کے زمانہ میں عربیت' فقہ' حدیث' تفسیر میں یہ کمال حاصل کرلیا تھا کہ جب کوئی مسئلہ درپیش ہوتا اور کسی سے حل نہ ہوتا تو لوگ ان کی طرف رجوع کرتے۔ یہ امر قطعی ہے کہ مولانا نے تمام علوم درسیہ میں نہایت اعلیٰ درجے کی مہارت پیدا کی تھی' خود ان کی مثنوی اس بات پر ثبوت ہے۔

مولانا کے والد حضرت بہاء الدین نے جب وفات پائی تو مولانا کے استاد سید برہان الدین اپنے وطن ترمذ میں تھے۔ یہ خبر سن کر ترمذ سے روانہ ہوئے اور قونیہ میں آئے' مولانا اس وقت لارندہ میں تھے۔ سید برہان الدین نے مولانا کو خط لکھا اور اپنے آنے کی اطلاع دی۔ مولانا اسی وقت روانہ ہوئے' قونیہ میں استاد شاگرد کی ملاقات ہوئی' دونوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا اور دیر تک دونوں میں بے خودی کی کیفیت طاری رہی۔ سید نے مولانا کا امتحان لیا جب علوم ظاہری میں کامل پایا تو کہا ''علم باطنی رہ گیا ہے اور یہ تمہارے والد کی امانت ہے جو میں تم کو دیتا ہوں۔'' چنانچہ ۹ برس تک طریقت اور سلوک کی تعلیم دی۔ بعضوں کا بیان ہے کہ اسی زمانے میں مولانا ان کے مرید ہوگئے۔ مولانا نے اپنی مثنوی میں جا بجا سید موصوف کا اس طرح نام لیا ہے جس طرح ایک مخلص مرید پیر کا نام لیتا ہے۔

یہ سب کچھ تھا لیکن مولانا پر اب تک ظاہری علوم ہی کا رنگ غالب تھا۔ علوم دینیہ کا درس دیتے تھے' وعظ کہتے تھے' فتوے لکھتے تھے' سماع وغیرہ سے سخت احتراز

کرتے تھے۔ ان کی زندگی کا دوسرا دور شمس تبریز کی ملاقات سے شروع ہوتا ہے۔

شمس الدین تبریزی سے ملاقات

حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ بابا کمال الدین جندی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور مولانا جلال الدین رومی کا جو والہانہ اور عاشقانہ تعلق حضرت شمس تبریزی سے تھے چونکہ وہ مثنوی میں جگہ جگہ ظاہر ہوا اس وجہ سے حضرت شمس الدین تبریزی کا کمال فیض بھی روشن ہوا اور یہ شعر تو بہت ہی مشہور ہو چکا ہے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تاغلام شمس تبریزی نہ شد

شمس تبریزی نے علم ظاہری کی تحصیل کی پھر بابا کمال الدین جندی کے مرید ہوئے لیکن عام صوفیوں کی طرح پیری مریدی اور بیعت وارادت کا طریقہ نہیں اختیار کیا۔ سوداگروں کی وضع میں شہروں کی سیاحت کرتے رہتے' جہاں جاتے کارواں سرائے میں اترتے اور حجرے کا دروازہ بند کرکے مراقبے میں مصروف ہوتے۔ معاش کا یہ طریقہ کار تھا کہ کبھی کبھی ازار بند بن لیتے اور اس کو بیچ کر کفاف مہیا کرتے۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

یہ عجیب بات ہے شمس تبریزی کی ملاقات کا واقعہ جو مولانا کی زندگی کا سب سے بڑا واقعہ ہے تذکروں اور تاریخوں میں اس قدر مختلف اور متناقص طریقوں سے منقول ہے کہ اصل واقعے کا پتہ چلانا مشکل ہے۔ بہرحال اس سلسلے میں مندرجہ ذیل روایات مشہور ہیں۔

(۱) ایک دن مولانا گھر میں تشریف رکھتے تھے تلامذہ آس پاس بیٹھے تھے' چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ اتفاقاً شمس تبریز کسی طرف سے آنکلے اور سلام

کرکے بیٹھ گئے۔ مولانا کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا کہ یہ (کتابوں کی طرف اشارہ کرکے) کیا ہے؟ مولانا نے کہا "یہ وہ چیز ہے جس کو تم نہیں جانتے۔" یہ کہنا تھا کہ دفعتاً تمام کتابوں میں آگ لگ گئی۔ مولانا نے کہا "یہ کیا ہے؟" شمس نے کہا "یہ وہ چیز ہے جو کہ تم نہیں جانتے" شمس تو یہ کہہ کر چل دیئے مولانا کا یہ حال ہوا کہ گھربار' مال اولاد سب چھوڑ چھاڑ کر نکل کھڑے ہوئے اور ملک بہ ملک خاک چھانتے پھرے لیکن شمس کا کہیں پتہ نہ لگا۔

(۲) دوسری روایت کے مطابق شمس تبریز کو ان کے پیر بابا کمال الدین جندی نے حکم دیا کہ روم جاؤ' وہاں ایک دل سوختہ ہے اس کو گرم کر آؤ۔ شمس پھرتے پھراتے قونیہ پہنچے شکر فروشوں کی کاروان سرائے میں اترے۔ ایک دن مولانا روم کی سواری بڑی تزک واحتشام سے نکلی۔ شمس نے سرراہ ٹوک کر پوچھا کہ مجاہدہ وریاضت سے کیا مقصد ہے؟ مولانا نے کہا "اتباع شریعت" شمس نے کہا "یہ تو سب جانتے ہیں۔" مولانا نے کہا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا" شمس نے فرمایا کہ علم کے یہ معنی نہیں کہ تم کو منزل تک پہنچائے" پھر حکیم سنائی کا یہ شعر پڑھا۔

علم کز تو ترانہ بستاند	جو علم تجھے تجھ سے نہ لے لے
جہل زاں علم بہ بود بسیار	اس علم سے جہل بہتر ہے

مولانا پر ان جملوں کا یہ اثر ہوا کہ اسی وقت شمس کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔

(۳) تیسری روایت میں ہے کہ مولانا حوض کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے کچھ کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ شمس نے پوچھا کہ یہ کتابیں کیا ہیں؟ مولانا نے کہا یہ قیل وقال ہے تم کو اس سے کیا غرض؟ شمس نے کتابیں اٹھا کر حوض میں پھینک دیں۔ مولانا کو نہایت رنج ہوا اور کہا کہ میاں درویش! تم نے ایسی چیزیں ضائع کردیں جواب کسی طرح نہیں مل سکتیں۔ ان کتابوں میں ایسے نادر نکتے تھے کہ

ان کا نعم البدل نہیں مل سکتا۔ شمس نے حوض میں ہاتھ ڈالا اور تمام کتابیں نکال کر کنارے پر رکھ دیں۔ لطف یہ کہ تمام کتب ویسی ہی خشک کی خشک تھیں' نمی کا نام نہ تھا۔ مولانا پر سخت حیرت طاری ہوئی۔ شمس نے کہا ''یہ عالم حال کی باتیں ہیں' تم ان کو کیا جانو!'' اس کے بعد مولانا ان کے ارادت مندوں میں داخل ہو گئے۔

(۴) چوتھی روایت کے راوی ابن بطوطہ کہتے ہیں کہ میری وہاں سیاحت کے دوران جو روایت مشہور تھی وہ یہ ہے کہ مولانا اپنے مدرسے سے میں درس دیا کرتے تھے۔ ایک دن ایک شخص حلوہ بیچتا ہوا مدرسے میں آیا' حلوے کی اس نے قاشیں بنائی تھیں اور ایک ایک پیسے کو ایک ایک قاش بیچتا تھا۔ مولانا نے ایک قاش لی اور تناول فرمائی۔ حلوہ دے کر وہ تو کسی طرف نکل گیا ادھر مولانا کی یہ حالت ہوئی کہ بے اختیار ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور خدا جانے کدھر چل دیئے۔ برسوں کچھ نہ پتہ چلا' جب کبھی زبان کھلتی تو شعر پڑھتے تھے۔ ان کے شاگرد ان شعروں کو لکھ لیا کرتے تھے یہی اشعار تھے جو جمع ہو کر مثنوی بن گئی تھی۔ یہ روایت لکھ کر ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ ان اطراف میں مثنوی کی بڑی عزت ہے' لوگ ان کی نہایت تعظیم کرتے ہیں اور اس کا درس دیتے ہیں۔ خانقاہوں میں جمعہ کی شب معمولاً اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔

مولانا شبلی کے مطابق سب سے صاف قرین عقل روایت وہ ہے جسے مولانا رومی کے شاگرد خاص سپہ سالار نے تحریر کیا ہے۔ سپہ سالار نے مولانا کی صحبت سے چالیس سال فیض اٹھایا ہے' سپہ سالار کہتا ہے کہ شمس تبریز اشارہ غیبی پا کر جب روم کے قونیہ شہر میں پہنچے تو رات کا وقت تھا۔ چاول فروشوں کی سرائے میں اترے' سرائے کے دروازے پر ایک بلند چبوترہ تھا۔ اکثر امراء اور عمائد تفریح کیلئے وہاں آ بیٹھتے تھے' شمس بھی اسی چبوترے بیٹھا کرتے تھے۔ مولانا کو ان کے آنے کا حال معلوم ہوا تو ان کی ملاقات کو چلے' راہ میں لوگ قدم بوس ہوتے جاتے تھے۔ اسی شان سے

سرائے کے دروازے پر پہنچے' شمس نے سمجھا کہ یہی شخص ہے جس کی نسبت بشارت ہوئی ہے۔ دونوں بزرگوں کی آنکھیں چار ہوئیں اور دیر تک زبان حال میں باتیں ہوتی رہیں۔ شمس نے مولانا رومی سے پوچھا کہ حضرت بایزید بسطامی کے ان دو واقعات میں کس طرح تطبیق ہو سکتی ہے کہ ایک طرف تو یہ حال تھا کہ تمام عمر اس خیال سے خربوزہ نہیں کھایا کہ معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کس طرح کھایا ہے۔ دوسری طرف اپنی نسبت یوں فرماتے تھے کہ ''سبحانی ما اعظم شانی'' (یعنی اللہ اکبر' میری شان کس قدر بڑی ہے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں دن میں ۷۰ مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ مولانا نے جواباً فرمایا کہ بایزید اگرچہ بہت بڑے پائے کے بزرگ تھے لیکن مقام ولایت میں وہ ایک خاص درجے پر ٹھہر گئے تھے اور اس درجے کی عظمت کے اثر سے ان کی زبان سے ایسے الفاظ نکل جاتے تھے بخلاف اس کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منازل تقرب میں برابر ایک پائے سے دوسرے پائے پر چڑھتے جاتے تھے۔ اس لئے جب بلند پائے پر پہنچے تھے تو پہلا پایہ اس قدر پست نظر آتا تھا کہ اس سے استغفار کرتے تھے۔

سپہ سالار کا بیان ہے کہ چھ مہینے تک برابر دونوں بزرگ صلاح الدین زرکوب کے حجرے میں چلا کش رہے۔ اس مدت میں کھانا پینا قطعاً بند تھا اور بجز صلاح الدین کے اور کسی کو حجرے میں آمدورفت کی مجال نہ تھی۔ اس زمانے سے مولانا کی حالت میں ایک نمایاں تغیر پیدا ہوا۔ وہ یہ تھا کہ اب تک سماع سے پرہیز کرتے تھے اب اس کے بغیر یقین نہیں آتا تھا چونکہ مولانا نے درس وتدریس اور وعظ وپند کے اشغال دفعتہً چھوڑ دیئے تھے اور حضرت شمس کی خدمت میں دم بھر کر جدا نہیں ہوئے تھے' تمام شہر میں ایک شورش مچ گئی۔ لوگوں کو سخت رنج تھا کہ ایک دیوانہ بے سروپا نے مولانا پر ایسا سحر کر دیا کہ وہ کسی کام کے نہیں رہے۔ یہ برہمی یہاں تک پھیلی کہ خود مریدان خاص اس کی شکایت کرنے لگے۔ شمس کو ڈر ہوا کہ یہ سورش فتنہ انگیزی تک نہ پہنچ

جائے چپکے گھر سے نکل کر دمشق کو چل دیئے۔ مولانا کو ان کے فراق کا ایسا صدمہ ہوا کہ سب لوگوں سے قطع تعلق کر کے عزلت اختیار کی۔ مریدان خاص کو بعض خدمت میں حاضری کی اجازت نہ تھی' مدت کے بعد شمس نے مولانا کو دمشق سے خط لکھا۔ اس خط نے شوق کی آگ اور زیادہ بھڑکا دی۔ مولانا نے اس زمانہ میں نہایت رقت انگیز اور پراثر اشعار کہے جن لوگوں نے شمس کو آزردہ کیا تھا ان کو سخت ندامت ہوئی۔ سب نے مولانا سے آکر معافی کی درخواست کی' بعد ازاں سب کی رائے یہ قرار پائی کہ سب مل کر دمشق جائیں اور شمس کو منا کر لائیں۔ سلطان ولد اس قافلے کے سپہ سالار بنے' مولانا نے شمس کے نام ایک منظوم خط لکھا اور سلطان ولد کو دیا کہ خود پیش کرنا۔ سلطان ولد قافلے کے ساتھ دمشق پہنچے' بڑی مشکل سے شمس کا پتا لگا۔ سب سامنے جاکر آداب و تسلیم بجالائے اور مولانا کا خط پیش کیا۔ شمس مسکرائے اور درخواست قبول فرمائی۔ چند دن تک سب کو مہمان رکھا پھر سب کو ساتھ لے کر دمشق روانہ ہوئے۔ تمام لوگ سواریوں پر تھے لیکن سلطان ولد کمال ادب سے شمس کے رکاب کے ساتھ دمشق سے قونیہ تک پیادہ آئے۔ مولانا رومی کو خبر ہوئی تو تمام مریدوں کو ساتھ لے کر استقبال کو نکلے اور بڑے تزک واحتشام سے لائے۔ مدت تک بڑے ذوق وشوق کی صحبتیں رہیں یہ تمام واقعات اور بعد کے حالات سپہ سالار نے تفصیل سے لکھے ہیں۔ حضرت شمس کے آخری حالات کے بارے میں تمام تذکرے متفق اللفظ ہیں کہ آخری زمانے میں مولانا کے بعض مریدوں نے حسد کی وجہ سے قتل کر ڈالا۔ نفحات الانس کے مطابق خود مولانا کے صاحبزادے علاء الدین محمد نے یہ حرکت کی۔ نفحات الانس میں شمس کی شہادت کا سن ۶۴۵ لکھا ہے۔ مثنوی مولانا روم کی ابتداء اسی دن ہوئی جس دن آپ کی ملاقات شمس تبریز سے ہوئی۔ فیض شمس تبریزی کا تھا اور کلام مولانا روم کا۔

آخر میں یہ بات بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ شمس تبریز کا تعلق ملتان کے شمس سے

نہیں ہے۔ ملتان کے بزرگ شمس سبزواری ہیں جبکہ مولانا روم کے شیخ شمس تبریز تھے۔ دونوں بزرگ ہم نام ضرور ہیں مگر ایک ہی شخصیت کے دو مختلف نام نہیں۔

مولانا کی شادی اور اولاد

پروفیسر نکلسن کے مطابق آپ کی پہلی شادی شرف الدین سمرقندی کی بیٹی جوہر خاتون سے ہوئی' یہ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکیں اور مولانا نے دوسری شادی قراء خاتون سے کی۔ مولانا کے صرف دو فرزند تھے علاؤ الدین محمد اور سلطان ولد۔ سلطان ولد مولانا کے پہلے بیٹے ہیں جو بلخ سے قونیہ تک دوران ہجرت لارندہ میں قیام کے دوران پیدا ہوئے۔ علاء الدین کا نام صرف اس کارنامے سے زندہ ہے کہ انہوں نے شمس تبریز کو شہید کیا تھا۔ سلطان ولد جو فرزند اکبر تھے گو مولانا کی شہرت کے آگے ان کا نام روشن نہ ہو سکا لیکن علوم ظاہری و باطنی میں وہ یگانہ روزگار تھے۔ مولانا کی وفات پر سب کی رائے تھی کہ انہی کو سجادہ نشین کیا جائے لیکن ان کی نیک نفسی نے گوارا نہ کیا' انہوں نے حسام الدین چلپی سے کہا کہ والد ماجد کے زمانے میں آپ ہی خلافت کی خدمات انجام دیتے تھے اس لئے آج بھی آپ ہی اس مسند کو زینت دیجئے۔ حسام چلپی نے ۶۸۴ھ میں انتقال کیا۔ ان کے بعد سلطان ولد اتفاق عام سے مسند خلافت پر متمکن ہوئے ان کے زمانے میں بڑے بڑے علماء وفضلا موجود تھے لیکن جب وہ حقائق واسرار پر تقریر کرتے تھے تو تمام مجمع ہمہ تن گوش بن جاتا۔ ان کی تصنیفات میں سے ایک قابل ذکر مثنوی ہے جس میں مولانا کے حالات اور واردات لکھے ہیں اور اس لحاظ سے وہ گویا مولانا کی مختصر سوانح عمری ہے۔ انہوں نے ۷۱۲ھ ۹۶ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ ان کے چار صاحبزادے تھے چلپی عارف (جن کا نام جلال الدین فریوں تھا) چلپی عابد' چلپی زاہد اور چلپی واجد۔ چلپی عارف مولانا روم کی حیات ہی میں پیدا ہوئے تھے اور مولانا کو نہایت پیار کرتے تھے۔ سلطان ولد کے انتقال کے بعد باپ کے سجادے پر بیٹھے اور ۷۱۹ھ میں انتقال کیا' ان کے بعد

ان کے بھائی چلپی عابد نے مسند فقر کو زینت بخشی اور ان کے بعد بھی یہ سلسلہ قائم رہا۔

مولانا کے اخلاق وعادات

مولانا رومی جب تک تصوف کے دائرے میں نہیں آئے تھے ان کی زندگی عالمانہ جاہ جلال کی شان رکھتی تھی۔ ان کی سواری جب نکلتی تھی تو علماء اور طلباء بلکہ امراء کا ایک بڑا گروہ رکاب میں ہوتا تھا۔ مناظرہ اور مجادلہ جو علماء کا عام طریقہ تھا مولانا اس میں دوسروں سے چند قدم آگے تھے۔ سلاطین اور امراء کے دربار سے بھی ان کو تعلق تھا لیکن تصوف میں داخل ہوتے ہی یہ حالت بدل گئی۔ مولانا کی باقاعدہ صوفیانہ زندگی شمس تبریز کی ملاقات سے شروع ہوتی ہے۔ درس و تدریس' افتاء اور افادہ کا سلسلہ اب بھی جاری تھا لیکن وہ پچھلی زندگی کی محض ایک یادگار تھی ورنہ وہ زیادہ تر تصوف کے نشے میں سرشار رہتے تھے۔

ریاضت اور مجاہدہ حد سے بڑھا ہوا تھا۔ سپہ سالار برسوں ساتھ رہے ان کا بیان ہے کہ میں نے کبھی ان کو شب خوابی کے لباس میں نہیں دیکھا۔ بچھونا اور تکیہ بالکل نہیں ہوتا تھا' قصداً لیٹتے نہ تھے' نیند غالب ہوتی تو بیٹھے بیٹھے سو جاتے' سماع کے جلسوں میں مریدوں پر جب نیند غالب ہوتی تو ان کے لحاظ سے دیوار سے ٹیک لگا کر زانو پر سر رکھ لیتے کہ وہ بے تکلف ہو کر سو جائیں۔ وہ لوگ پڑ کر سو جاتے تو خود اٹھ بیٹھتے اور ذکر و شغل میں مصروف ہوتے۔ روزہ اکثر رکھتے' آج تو مشکل سے لوگوں کو یقین آئے گا لیکن معتبر روایات ہیں کہ مسلسل دس دس بیس بیس دن کچھ نہ کھاتے۔

نماز کا وقت آتا تو فوراً قبلے کی طرف مڑ جاتے اور چہرے کا رنگ بدل جاتا۔ نماز میں نہایت استغراق ہوتا تھا' بار بار ایسا ہوا کہ اول عشاء کے وقت نیت باندھی اور دو رکعتوں میں صبح ہوگئی۔

وفات

آپ کے آخری دنوں میں قونیہ میں بڑے زور کا زلزلہ آیا اور مسلسل چالیس دن قائم رہا۔ تمام لوگ حیران پھرتے اور پھر بالآخر مولانا کے پاس آئے کہ یہ کیا آسمانی بلا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ زمین بھوکی ہے' لقمہ تر چاہتی ہے انشاء اللہ کامیاب ہوگی۔ چند روز کے بعد مزاج ناساز ہوا' اطبائے کامل فن علاج میں مشغول ہوگئے مگر جلدی ہی عاجز آگئے اور مولانا سے عرض کی کہ آپ خود مزاج کی کیفیت سے مطلع فرمائیں۔ مولانا مطلقاً متوجہ نہیں ہوئے' لوگوں نے سمجھا کہ اب کوئی چند دن کے مہمان ہیں۔ بیماری کی خبر عام ہوئی تو تمام شہر عیادت کیلئے ٹوٹ پڑا' تمام امراء علماء مشائخ' ہر طبقہ اور درجہ کے لوگ آتے۔ آپ نے بروز جمعہ المبارک جمادی الثانی ۶۷۲ھ کی پانچویں تاریخ یک شنبہ کے دن غروب آفتاب کے وقت انتقال فرمایا۔ جنازہ میں اتنا ہجوم تھا کہ شام کو قبرستان میں پہنچا۔ چالیس دن تک لوگ مزار کی زیارت کو آتے رہے' آپ کا مزار ترکی کے شہر انقرہ سے کوئی ۲۶۰ کلومیٹر دور قونیہ کے شہر میں واقع ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

جولوگ عقلمند ہوتے ہیں وہ مذاق کی بات میں سے
بھی نصیحت حاصل کر لیتے ہیں۔ ﴿دفتر چہارم﴾

گندے ماحول میں کسی بھلے کا پیدا ہونا ایک تعجب خیز
بات ہے لیکن گندے ماحول میں پیدا شدہ نیک انسان
راسخ العقیدہ ہوتا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

یہ عجیب تماشہ ہے کہ چراغ زندگی غم سے بھی
بجھتا ہے اور خوشی سے بھی۔ ﴿دفتر چہارم﴾

عہدوں کی وفا کرنا عقل والوں کا
کام ہوتا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

چوہا شیر کی دھاڑ کو نہیں سمجھتا، اچھی نسل
کے جانور سمجھتے ہیں۔ ﴿دفتر چہارم﴾

یاد رکھو! جہالت کے اقرار کی ذلت جہالت
کے فخر سے بہت بہتر ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

جس جسم کا دل نمازی ہو وہ دل مسجد ہے
اگر کسی برے دوست کی محبت دل میں اُگے
تو مسجد دِل برباد ہو جائے گی۔ ﴿دفتر چہارم﴾

وہبی علوم کے آگے کتابی ہیچ ہیں۔ وہبی علوم
اور رسمی علوم میں وہی فرق ہے جو تیمّم اور وضو میں۔
وضو پر اگر قدرت ہے تو تیمّم بے کار ہے۔ شیخ اور ولی
کے آگے اپنے آپ کو نادان بنا لے تو رسمی علوم
کی حماقت سے نجات مل جائے گی۔ ﴿دفتر چہارم﴾

دعا کیا کرو کہ اے اللہ برے کاموں کے
عیب کو ہم سے مخفی نہ رکھ اور نیک کام میں کوئی
عیب رونما نہ کرو۔ ﴿دفتر چہارم﴾

گناہ پر شرمندہ ہونا مفید ہے لیکن اعمال صالحہ میں
لگ جانا زیادہ مفید ہے۔ اگر انسان گناہوں پر شرمندگی
میں پھنس کر رہ گیا تو انجام کار اس شرمندگی سے اس کو
اور شرمندگی ہوگی۔ میری نصیحت ہے کہ شرمندگی ختم
کر کے عمل شروع کر۔ ﴿دفتر چہارم﴾

جب سننے والے میں اہلیت نہ ہو تو
خاموشی بہتر ہے۔ اسرار وحکم نااہلوں
کو نہیں سنائے جاتے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

زمین کی اچھائی یا برائی کا معیار اس کی پیداوار ہے خیالات دل کی زمین کی پیداوار ہیں ان سے دل کی اچھائی برائی معلوم ہو جائے گی۔ ﴿دفتر چہارم﴾

اس شاہ پر افسوس جس کا وزیر ہامان جیسا ہو۔ ان دونوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ وہ شاہ مبارک باد کے لائق ہے جس کا آصف جیسا وزیر ہو' جب بادشاہ بھی منصف ہو اور وزیر بھی بھلا تو نور بالائے نور ہے۔ حضرت سلیمان اور ان کا وزیر آصف نور بالائے نور کا مصداق تھے۔ شاہ فرعون ہو اور وزیر ہامان تو بدبختی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

شیطان اپنا نام اچھا رکھ کر اکثر لوگوں کو دھوکا دیتا ہے انسان کو چاہئے کہ اچھی صورت' بڑے نام اور القاب سے دھوکہ نہ کھائے بلکہ باطنی اوصاف دیکھے۔ انسان کو اس کے اخلاق اور اس کے کارناموں سے پہچان' محض صورت اور بڑے نام سے دھوکا نہ کھا۔ ﴿دفتر چہارم﴾

نیک لوگوں کے ساتھ مکر کرنا آسان نہیں ہوتا جو لوگ آخرت کی دولت کے مالک ہیں ان کی عقلوں پر کوئی جادو' مکاری اور فریب پردہ نہیں ڈال سکتا۔

﴿دفتر چہارم﴾

جو تعمیر انبیاء کرتے ہیں ان میں چونکہ کوئی حرص اور طمع شامل نہیں ہوتا اس لئے ان کی تعمیروں کی رونق میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ دوسرے بھلے لوگوں نے بھی مسجدیں بنائیں لیکن ان کو وہ مرتبہ حاصل نہ ہوا جو مسجد اقصیٰ کا ہے۔ کعبے کی روز افزاؤں عزت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اخلاق کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے اخلاص سے مسجد حرام کی تعمیر کی تھی کسی حرص یا کسی مقابلے میں تعمیر کی تھی۔

﴿دفتر چہارم﴾

احسان اور کارِ خیر کبھی مردہ نہیں ہوتے۔ محسن مرجاتا ہے لیکن اس کا احسان زندہ رہتا ہے اسی طرح ظلم بھی زندہ رہتا ہے اور ظالم مرجاتا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

انسان کی حرص اس کے برے اعمال کو خوش نما کر کے پیش کر دیتی ہے۔ کوئلہ کالا ہوتا ہے آگ اسے سرخ بنا دیتی ہے جب آگ کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو پھر کالا پن نمودار ہو جاتا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

زنجیریں دو قسم کی ہیں ایک ڈر کی اور دوسری عشق کی' دنیا کے لوگوں کو بے زنجیر نہ سمجھو' یہ کسی نہ کسی زنجیر سے ضرور بندھے ہوئے ہیں۔ ﴿دفتر چہارم﴾

منکر اور معترض لوگ اپنے اعتراضات کے ذریعے اپنے ادراک کو نور سے محروم کر دیتے ہیں اور ہمیشہ مشتبہ اور وہم میں مبتلا رہتے ہیں۔ گھوڑے پر قاعدے کے مطابق سوار ہوگا تب ہی فائدہ اٹھائے گا اور اگر اس کے پاؤں پکڑنے کی کوشش کرے تو لات کھائے گا۔ یہ مثال کلامِ حق اور اسرارِ معرفت کی ہے کہ اس پر صحیح طرح غور کرو گے تو فائدہ اٹھالو گے اور معترضانہ نگاہ ڈالو گے تو تباہی ہوگی۔

﴿دفتر چہارم﴾

مخلص کا منافق کے ساتھ میل جول نہیں ہونا چاہیے اپنے مسلک پر قائم رہ کر پختگی پیدا کرتا کہ اعلیٰ مقام حاصل ہو جائے۔ زعفران کو اپنی کیاری میں رہنا چاہیے شلجم کی کیاری کا رخ کرے گا تو اس میں بھی شلجم کی سی خاصیت آ جائے گی۔

﴿دفتر چہارم﴾

حمام کا ملازم پانی گرم کرنے والی بھٹی میں گوبر اور کوڑا کرکٹ ڈالتا ہے اور ہمیشہ گندہ رہتا ہے۔ حالانکہ آنے والے نہا کر اپنا میل کچیل صاف کر کے نکلتے ہیں' اس دنیا کا مال بھٹی کے ایندھن کی طرح' دنیا دار بھٹی کے ملازم کی طرح اور متقی حمام میں نہانے والے کی طرح ہیں۔ متقی اس دنیا کے حمام سے نہا کر پاک صاف ہو کر نکلتے ہیں' دنیا داروں میں دولت کی حرص نہ ہوتی تو یہ بھٹی گرم نہ ہوتی۔

﴿دفتر چہارم﴾

مخالفوں سے سخت بات کرنے سے بات بگڑ جاتی ہے' نرمی سے بات کیجئے لیکن صحیح کیجئے ان کا دل صاف رکھنے کو غلط بیانی نہ کریں۔

﴿دفتر چہارم﴾

اگر میاں بیوی یکساں ماحول کے نہ ہوں تو اختلاف رہتا ہے۔ ایسا پیوند عقلمندوں کے نزدیک اچھا نہیں۔

﴿دفتر چہارم﴾

گوبر جمع کرنا اگرچہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے لیکن بھٹی والوں میں یہ فخر ہی کی بات ہے۔ وہ یہ ایک دوسرے کے مقابلے میں کہتے ہیں کہ تو نے چھ ٹوکرے جمع کیا ہے تو میں نے بیس ٹوکرے جمع کئے ہیں۔ یہ دنیا داروں کی حالت ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

اندھے پر مشک نچھاور کرو گے تو وہ یہی سمجھے گا کہ وہ میرے بدن کی خوشبو ہے کسی کا کوئی احسان نہیں ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

جو اس مثنوی کو افسانہ سمجھے وہ خود افسانہ اور مہمل ہے۔

ایک چیز دو شخصوں کے اعتبار سے دو جداگانہ حکم رکھتی ہے۔ دریائے نیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے پانی تھا اور قبطیوں کیلئے خون تھا اسی طرح یہ مثنوی بعض لوگوں کے لئے افسانہ ہے اور بعض کیلئے گنجینہ معرفت'

مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا کشف تھا کہ
مثنوی کے منکر ایمان سے محروم ہیں۔

﴿دفتر چہارم﴾

جس شخص کی نشوونما بھٹی کے ماحول میں ہوئی ہو اس کیلئے گوبر کی بدبو خوش کن ہوتی ہے۔ اگر تم اسے مشک سنگھاؤ گے تو اس سے اسے تکلیف پہنچے گی۔

﴿دفتر چہارم﴾

یاد رکھو! تمہارا حکم تو تمہاری داڑھی پر بھی نہیں چلتا ہے ورنہ یہ تمہاری منشاء کے خلاف سفید نہ ہوتی۔ اصل بادشاہت تو اس کی ہے جو اللہ کے دربار میں سرنیاز جھکا دے۔ اللہ اسے اس دنیا کی حکومت کے علاوہ اور حکومتیں بھی عطا فرمادیتا ہے جب تم میں سجدہ کرنے کا ذوق پیدا ہوجائے گا تو تم سلطنتوں سے بیزار ہو جاؤ گے اور خدا سے دعا کرو گے کہ بس یہ دولت کافی ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

انسان جیسا خود ہوتا ہے دوسروں کو بھی ویسا ہی سمجھتا ہے۔ بیل اگر بغداد میں بھی پہنچے گا تو وہاں بھی اس کو خربوزے کے چھلکوں کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے گا۔

﴿دفتر چہارم﴾

پورا موچی اس وقت بنتا ہے جب صبر اور محبت سے سیکھتا ہے ورنہ جوتے گانٹھنے والا ہی رہتا ہے۔ دراصل ہماری عقل ہمارے ہنر سیکھنے کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

حقائق کا سمجھ میں آنا آسان نہیں ہوتا لیکن انسان جب عاجزی کرتا ہے تو اللہ ضرور رحمت فرما دیتا ہے اور حقائق سمجھ میں آجاتے ہیں۔ کسی حقیقت کی بری صورت منکر کیلئے ہوتی ہے جب انسان عجز اختیار کرتا ہے تو وہی بری صورت بھلی بن جاتی ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

دنیا کے جادو کا توڑ ہر شخص کے بس کا روگ نہیں ہے دنیا کے جادو کی گرہیں اگر عقل کھول سکتی تو نبیوں اور رسولوں کے آنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ ﴿دفتر چہارم﴾

دراصل باخدا انسان کو بادشاہ کہنا چاہیے' دنیا دار تو شرمگاہ اور حلق کا قیدی ہوتا ہے' عام بادشاہوں کو بادشاہ کہنا تو ایسا ہی ہے جیسا کہ حبشی کا نام خوشبو رکھ دیا جائے کیونکہ بادشاہ عموماً کھانے پینے اور عیاشی کے قیدی ہوتے ہیں۔ عام طور پر دنیا میں ہر شہوت لالچ اور آبرو کے قیدی کو میر یا صدر لکھا اور بولا جاتا ہے جو غلط ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

یاد رکھو! نیک اور قناعت پسند انسان کو گدا یا فقیر کہنا درست نہیں۔ گدا اور قانع میں بہت فرق ہوتا ہے۔ گدا ایک پیسے کیلئے سر جھکا دیتا ہے لیکن قانع خزانوں پر لات مار دیتا ہے جو بادشاہ اپنی آمدنی میں حلال حرام کا فرق فرق نہ رکھے۔ بزرگ لوگ اسے گدا کہتے ہیں۔

﴿دفتر چہارم﴾

اے نالائق! تو مینگنی کو سونگھ کر اس کے خوشبودار ہونے کا تاثر دیتا ہے اور خوش بوؤں کے ماہر کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ بڑوں کی بردباری ان کو سادہ ظاہر کرتی ہے لیکن دھوکا دینے والے کو اپنی طرف دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کو دھوکا دے رہا ہے۔ بڑے لوگ مجرم سے اپنے آپ کو غافل بنا لیتے ہیں لیکن وہ سب کچھ سمجھتے ہیں کہ اس کی نیت میں کیا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

دنیا میں ہر ہنر مند سے بڑھ کر ایک ہنر مند ہے اور تمام ہنر مندیاں ذات باری پر جا کر ختم ہوتی ہیں۔

﴿دفتر چہارم﴾

جاہل کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے جیسا شور زمین میں بیج بونا' جو نصیحت قبول نہ کرے اس کو نصیحت نہ کرو۔

﴿دفتر چہارم﴾

محض عمر کے لحاظ سے اگر کوئی عقلمند بنتا تو شیطان سے بڑا عقلمند کون ہے؟ اور بچہ اگر صاحب کمال ہے تو عقلمند ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

جب تک برے آدمی کے ہاتھ میں ذرائع نہ تھے اس کے عیوب چھپے ہوئے تھے وسائل کا برے ہاتھوں میں آ جانا گویا سانپ کا سوراخ میں سے نکل پڑنا ہے۔ جب نادان اور جاہل شاہ بن جائے تو اس کے کارندے سانپ اور بچھو بن کر لوگوں کو کاٹتے ہیں خود یہ شاہ بھی برباد ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی تباہ اور رسوا کرتا ہے۔ نااہل بادشاہ بخل کرے گا اور کسی کو کچھ نہیں دے گا اور اگر دے گا تو نااہلوں اور غیر مستحقوں کو دے گا۔ ذلیلوں کو باعزت بنائے گا اور عزت والوں کو ذلیل کرے گا۔

﴿دفتر چہارم﴾

دیوانے سے ہتھیار چھین لینا عدل اور نیکی ہے اگر دیوانے کے ہاتھ میں تلوار رہے گی تو وہ بہت نقصان پہنچائے گا۔ نااہل کے ہاتھ میں علم و مال اور مرتبہ ایسا ہی تباہ کن ہے جیسے ڈاکو کے ہاتھ میں تلوار' بداصل انسان ہر چیز کا غلط استعمال کرے گا۔ جہاد کو اسی لئے جائز قرار دیا گیا ہے کہ دنیا کے دیوانوں کی طاقت کو ختم کر دیا جائے تاکہ لوگ تباہ اور گمراہ نہ ہوسکیں۔ جان اور تن کو جدا کر دینا گویا ان کے ہاتھ سے تلوار چھین لینا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

بہترین نیزہ باز سے بھی اگر یہ کہا جائے کہ وہ گڑھے میں گھس کر نیزہ بازی کرے تو وہ بھی ذلیل ہوجائے گا اور صحیح نیزہ بازی بھی نہیں کر سکے گا کیونکہ اس کام کیلئے وسیع میدان درکار ہے تو معارف کا بیان تنگ وقت میں اور وہ بھی عوام کے سامنے' اس کی بھی یہی صورت ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

عقلیں اللہ کا بہترین عطیہ ہیں تو اس کی راہ میں صرف ہونی چاہئیں۔ جو عقل مند ہیں وہ اپنی عقلوں کو اللہ کی ذات اور صفات کے سمجھنے میں صرف کرتے ہیں لیکن بے وقوف لوگ دنیا کے کاموں میں عقل کا استعمال کرتے ہیں۔ اگر محویت کی بنا پر عقل نہ رہے تو پھر انسان کا ہر ہر رونگٹا عقل بن جاتا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

مردوں کو عورت پر فضیلت ان کی عاقبت بینی کی وجہ سے ہے اگر طاقت کی وجہ سے ہو تو انسان سے شیر اور ہاتھی افضل ہونے چاہئیں۔ ﴿دفتر چہارم﴾

اگر کونج ہدہد کی بولی سیکھ بھی لے تو اس کے پاس وہ ناز سلیمانی کہاں ہے جو ہدہد نے بلقیس کو سبا میں جا کر دکھایا تھا۔ حقیقی پروں سے اڑنے والے اور فرضی پر لگانے والے میں امتیاز کرنا چاہئے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

جھوٹے شیخ اگر انبیاء اور اولیاء کی پیروی کریں
تو راہ راست حاصل کر سکتے ہیں۔

﴿دفتر چہارم﴾

انسان کی آنکھ کو حیوانات کی آنکھ پر یہی فضیلت
حاصل ہے کہ انسان انجام پر بھی نگاہ رکھ سکتا ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

اللہ آزمائش میں ڈال کر انسانوں کی
باطنی خوبیاں واضح کر دیتا ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

جب شیاطین دل کی بات جان لیتے ہیں تو اولیاء
کیوں نہ جان لیں گے۔ اگر انسان خود ان کمالات
سے محروم ہے تو اولیاء کو محروم نہ سمجھے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

اگر تو کسی کو دیکھے کہ وہ کسی دوسرے کی برائی اور شکایت
کر رہا ہے تو سمجھ لے کہ وہ خود بدعادت ہے کیونکہ
بدگوئی میں مبتلا ہو گیا ہے۔ اچھی عادت تو اس شخص
کی ہے جو بروں کو بھی برداشت کرے۔

﴿دفتر چہارم﴾

انسان وہی ہے جو اپنے خالق کو پہچان لے
بہت سے انسان شکل میں انسان ہیں لیکن
ان میں انسانیت بالکل نہیں ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

انسان کو جو تکلیف پہنچتی ہے دراصل وہ اس کے کسی عمل کی
سزا ہوتی ہے اس لئے دوسروں پر الزام نہیں دینا چاہئے۔

﴿دفتر چہارم﴾

اگر تو نے اللہ کی رضامندی اور عشق میں تمام مال خیرات کر دیا ہے تو اس کی کوئی علامت تجھ میں ظاہر ہونی چاہئے جو تجھ مس ی نظر نہیں آتی۔ پانی بہہ کر نکلتا ہے تو کچھ نشانات ضرور چھوڑ جاتا ہے تیرے چہرے کی ترشی بتارہی ہے کہ تیرا پاکبازی کا دعویٰ گپ ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

شراب چھپ کر نہیں پی جاسکتی اس کا یقیناً اظہار ہو جاتا ہے۔ انسان اگر منہ کی بو چھپا لے تو آنکھوں کی مستی کیسے چھپائے گا شراب معرفت کی مستی تو لاکھوں پردوں میں بھی نہیں چھپ سکتی۔

﴿دفتر چہارم﴾

دشمن سے مشورہ کر کے کوئی کامیابی نہیں ہوتی، تجھے کوئی دوست تلاش کر کے اس سے مشورہ کرنا چاہئے۔ دوست دوست کا خیرخواہ ہوتا ہے دوستوں کی محفل میں بھٹی بھی باغ بن جاتی ہے اور دشمنوں کی صحبت باغ کو بھٹی بنادیتی ہے لیکن خودغرضی کر کے دوستوں کو دشمن نہیں بنانا چاہئے۔ لوگوں کے ساتھ اللہ کی رضا کیلئے بھلائی کرو اگر یہ مقصد بھی نہ ہو تو اپنی راحت کی خاطر دوسروں سے بھلائی کرو۔ جب لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو گے تو وہ تمہارے دوست بن جائیں گے اور تمہارے دل میں تکلیف دہ خیالات نہ آسکیں گے۔ اگر تو سب کو دوست نہیں بنا سکتا تو پھر مشورہ کسی خالص دوست سے کر۔

﴿دفتر چہارم﴾

داڑھی اور آلہ تناسل پر مردانگی کا اطلاق نہیں ہوتا ورنہ گدھا سب سے بڑا مرد ہوتا۔ ﴿دفتر پنجم﴾

کشادگی کا منتظر رہنا بہترین عبادت ہے۔ ہمت بلند رکھو'
بلند چوٹی پر روشنی پہلے چمکتی ہے۔
﴿دفتر پنجم﴾

جو شخص اپنی حقیقت کو نہیں سمجھا وہ بچہ ہے۔
اگر مرد ہونا داڑھی اور خصیہ کی وجہ سے ہو تو یہ
چیزیں تو بکرے کی بھی ہوتی ہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

جس شخص کو نور حق حاصل ہو گیا بڑھاپا اس کیلئے
نقصان دہ نہیں ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

حق تعالیٰ کی عطا کیلئے قابلیت ضروری نہیں۔ جب عطا
ہے تو قابلیت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

جب بے تمیز سردار بن جائیں تو گدھے کے بجائے
یہ لوگ گدھے والے کو بھی پکڑ سکتے ہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

انسان رزق کا اتنا عاشق نہیں ہے جتنا
رزق انسان کا عاشق ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

خواہشات پر قابو پانا سرداری کی دلیل ہے
اور پیغمبر صفت ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

بظاہر دنیا میں انسان بہت نظر آتے ہیں لیکن
درحقیقت انسان بہت کمیاب ہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

اے انسان! ہر راز کسی نہ کسی وقت ظاہر ہو کر رہتا ہے اس
لئے بدی کا بیج نہ بو کیونکہ وہ ضرور اُگے گا۔ ﴿دفتر پنجم﴾

پیر وہ ہوتا ہے جسے حقائق کا علم ہو جائے۔ پیر سے مراد کوئی سفید داڑھی نہیں بلکہ عشق ہے جس سے فراق کی حالت میں بھی معشوق کی صورتیں دکھائی دیتی ہیں۔

﴿دفتر پنجم﴾

یاد رکھو! حسن وخوبی میں صورت سے زیادہ دل معتبر ہے۔ اصحاب کہف کے کتے کا دل بھلا تھا اس لئے صورت کی برائی سے اس پر کوئی عیب نہ آیا۔

﴿دفتر پنجم﴾

میں ایسے آدمی کی تلاش میں ہوں جو دو حالتوں یعنی غصہ اور حرص کے وقت سیدھے راستے پر چلتا ہو۔

﴿دفتر پنجم﴾

جب تک ابر روتا نہیں ہے چمن کب مسکراتا ہے۔ بچہ روتا ہے تو ماں کے اندر دودھ جوش مارتا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ وہ جس نے ماؤں کو دودھ دیا ہے وہ بھی بغیر روئے دودھ نہیں دیتا۔ رحمت خداوندی بغیر آہ وزاری متوجہ نہیں ہوتی۔

﴿دفتر پنجم﴾

فقیری کمبل پوشی اور طرح طرح کے لباس پہننے کا نام نہیں ہے۔ نیکی تک پہنچنے کیلئے نیکوں کا سا لباس اختیار کر لینا مفید ہے لیکن محض لباس اختیار کر لینا اور بدوں کے سے کام کرنا برا ہے۔ یاد رکھو! نشانات سے منزل تک پہنچنا چاہئے محض نشان حاصل کرنا کافی نہیں ہے۔

﴿دفتر پنجم﴾

جس نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا وہ حجاج بن یوسف کو ہی عادل سمجھے گا جو کہ بہت ہی ظالم انسان تھا۔اس نے ہزاروں بے قصور لوگوں کا خون بہایا تھا جب تک کوئی اصل کو نہیں دیکھ لیتا وہ نقل سے دھوکا کھا ہی جائیگا جو شخص حقیقت سے ناواقف ہو وہ مجاز کو حقیقت سمجھ لیتا ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

دنیا میں انسان کے تین ساتھی ہیں۔ دوست' مال اور نیک عمل ان میں سے دو مرتے وقت ساتھ چھوڑ دیں گے۔ نیک عمل وفاداری کرے گا اور ساتھ دے گا۔ موت کے وقت دوست محض قبر تک ساتھ دیتے ہیں اور واپس ہو جاتے ہیں۔ نیک اعمال نہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

ضروری نہیں کہ اگر تم اصطبل میں ہو تو گدھے ہی ہو۔ داروغہ بھی وہاں ہوتا ہے لیکن وہ گدھا نہیں ہوتا۔ اسی طرح اہل اللہ دنیا میں رہتے ہیں لیکن دنیا دار نہیں ہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

چڑیا بھی اپنے پھنسنے کے خوف سے ادھر ادھر کو دیکھ لیتی ہے تو چڑیا سے کم نہ بن۔ ﴿دفتر پنجم﴾

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام نااہلوں کیلئے اجنبی ہے۔ اچھے مسلمان سے اس کے رشتہ دار بھی بھاگتے ہیں۔ اگرچہ ملائکہ اس سے مانوس ہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

اگر یار مہربان ہو تو ہر امتحان کی تلخیاں خوشگوار ہو جاتی ہیں۔ ان تلخیوں میں اس قدر شیرینی ہوتی ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ سمندر میں گر جائے تو اس کا کھاراپن دور ہو جائے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

عمرؓ اور علیؓ دو نہیں بلکہ دونوں حقیقتاً ایک ہیں۔

﴿دفتر پنجم﴾

عوام کو پھانسنا سور کا شکار کرنا ہے کہ بڑی مصیبت سے جال میں پھنستا ہے اور اس کا کھانا حرام ہے۔ اگر تو نے شکار کھیلنا ہی ہے تو عشق کا شکار کر لیکن وہ شکار ہے جو ہر کس و ناکس کے جال میں نہیں پھنستا ہے۔

﴿دفتر پنجم﴾

جو خلوص کا رونا ہوتا ہے اس کی تاثیر محض دنیا تک ہی نہیں بلکہ عرش تک پہنچتی ہے' بناوٹی رونے پر شیطان مذاق اڑاتا ہے دل خدا کا عرش ہے تو چونکہ سچا رونے سے عرش متاثر ہوتا ہے لہٰذا عقل اور دل جو کہ دونوں عرشی ہیں وہ بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

بامراد وہی شخص ہوتا ہے جو انجام پر نظر رکھے۔

﴿دفتر ششم﴾

اگر تو دنیا کے حالات سے تنبیہ حاصل کر لیتا تو اب تک استاد بن جاتا' نہ تو نے اپنے آباؤ اجداد سے عبرت حاصل کی اور نہ زمانے کے تغیر و تبدل سے۔

﴿دفتر ششم﴾

دنیا میں جس شخص کی مکاری اور چالاکی تجھے پسند آئے وہ تیرا دوست تو ہو سکتا ہے لیکن خدا کا دوست نہیں ہے۔

﴿دفتر پنجم﴾

یاد رکھو! جو شخص راہ طریقت میں تکبر کرتا ہے وہ حقیقت سے خالی ہو جاتا ہے۔ یہ وہ تباہی ہے کہ دشمن کو بھی نہ نصیب ہو۔

﴿دفتر ششم﴾

حب جاہ میں مبتلا انسان کی دوستی ناپائیدار
ہوتی ہے وہ ہمیشہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے
دوست بناتا ہے اور اپنا فائدہ حاصل کرنے کے
بعد دوستوں کو فراموش کر دیتا ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

بھائی عمل کی حقیقت یہ ہے کہ عمل کے ہوتے
ہوئے عمل کو ہیچ سمجھے اور خدا کی رحمت پر بھروسہ
کرے، یہی اہل محبت کا راستہ ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

بندے کا کام تو بندگی ہے اس کے مقبول یا
مردود ہونے کے چکر سے اسے کیا کام۔
﴿دفتر ششم﴾

انسان تو در کنار اگر مٹی بھی بزرگوں کی ہم صحبت ہو جائے تو اس میں بزرگی آ جاتی ہے۔ چنانچہ اولیاء کی قبروں کی مٹی پر دل قربان ہوتا ہے۔ قبر کی مٹی کو یہ شرافت اس بزرگ کے جسم کی صحبت سے حاصل ہوگئی۔ مشہور مقولہ ہے کہ گھر لینے سے پہلے پڑوسی کا انتخاب کرو، صاحب نسبت کی نسبت صاحب قبر کے فیض سے بڑھ جاتی ہے۔ جب بزرگوں کی قبر سے بھی فیض ہوتا ہے تو زندگی میں ان کی صحبت کس قدر مفید ہوگی۔ بزرگ انسانوں کے سر کا سایہ تھا اب اس کی قبر سایہ دار ہے جس سے لاکھوں انسان مستفید ہوتے ہیں۔ ﴿دفتر ششم﴾

ادھار سے نقد بہتر ہے، نقد تو ایسی چیز ہے کہ اس کا تھپڑ
بھی ادھار کی عطا سے اچھا ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

ہر برائی کے ساتھ کسی نہ کسی صورت اچھائی بھی ہوتی ہے۔ اللہ کی ذات سے یہ توقع نہیں ہے کہ وہ صرف سزا دے اور اس کے ساتھ عطا نہ ہو۔ اگر اللہ کسی سے دنیا کی کوئی چیز چھین لیتا ہے تو اس کی حیثیت مچھر کے پر سے زیادہ نہیں ہے لیکن اس کے بدلے میں لاتعداد نعمتیں عطا کر دیتا ہے۔ انبیاء نے جو تکالیف برداشت کیں وہ ان کی سرفرازی کا سبب بنیں لیکن سزا کے ساتھ عطا کی شرط یہ ہے کہ حضور مع الحق ہو یعنی اللہ کی رضا اور محبت کے ساتھ قلب کے ذریعے رجوع ہو۔ اگر حضور قلب نہ ہوگا تو خلعت واپس ہو جائے گی کیونکہ گھر میں کوئی نہ تھا جس کے سپرد کی جاتی۔ ﴿دفتر ششم﴾

اللہ تعالیٰ بعض اوقات انسان کی گمراہی کو ایمان کا سبب بنا دیتا ہے اور احسان اور عبادت کے نتیجے میں بعض اوقات گمراہ کر دیتا ہے۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ کوئی عبادت گزار خوف سے خالی نہ رہے اور کوئی بدکار رحمت سے مایوس نہ ہو۔ ﴿دفتر ششم﴾

رسول اور اولیاء کے معجزات اور کرامات دل پر اثر انداز ہوتے ہیں چونکہ ان کے باطن میں قیامت چھپی ہوئی ہوتی ہے اور قیامت مردوں کو زندہ کر دیتی ہے اس لئے ان کا باطن مردہ قلوب کو زندگی بخش دیتا ہے۔ اس اثر سے اس کا ہمسایہ جسم مست ہو جاتا ہے ان کا ہم نشین اللہ کا ہم نشین بن جاتا ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پالو گے۔ ستاروں سے ہدایت جبھی حاصل ہوگی کہ خاموشی سے ان کی طرف نظر لگاؤ۔ بولنا نظر میں خلل انداز ہوتا ہے۔ انسان بولتا ہو تو صحیح بات کے ساتھ غلط بات بھی منہ سے نکل جاتی ہے۔

﴿دفتر ششم﴾

مصیبت میں پھنسا ہوا انسان بہتر ہے کہ اسے مالک یاد
رہے۔ اس امن سے جو اسے بے فکر اور سرکش بنا دے۔
﴿دفتر ششم﴾

سورج کو اللہ تعالیٰ جو روشنی عطا کرتا ہے وہ
دوسروں کو عطا کر دیتا ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

مرد ہے تو اپنی مردانگی سے اپنا مزاج
درست کر۔ ﴿دفتر ششم﴾

اگر انسان اپنے مذہب پر سچا ہو تو دوسرے مذہب والے کی
حقیقت کو سمجھ سکتا ہے۔ وہ اس پر ظلم کرنا پسند نہیں کرے گا
اس کو اس کے اعتقاد پر مجبور سمجھے گا' اگر تو کسی سچے دین دار
پر ظلم کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ تو اپنے دین کا پکا نہیں ہے
چونکہ تیری فطرت کج ہے اس لئے دوسروں کو بھی کج
فطرت سمجھتا ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

لذت کا مدار خارجی اسباب پر نہیں ہے سکون قلب پر
ہے۔ دولت اور شان وشوکت میں لذت کی تلاش بے
وقوفی ہے جسے اللہ قلبی سکون عطا فرما دیتا ہے اسے مسجد کے
کونے میں مست رکھتا ہے ورنہ چمن میں بھی رنجیدہ ہوتا
ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

یاد رکھوچ جب تک اپنی نجات کا یقین نہ ہو
کسی گناہ گار کا مذاق نہ اڑاؤ۔
﴿دفتر ششم﴾

ناقص عقل کے خواب بھی قابل بھروسہ
نہیں ہوتے۔ ﴿دفتر ششم﴾

جب زنانہ پن پسند ہے تو پھر دوپٹہ اوڑھنا
بھی پسند ہونا چاہئے۔ ﴿دفتر ششم﴾

اگر دل میں صداقت ہو تو دنیا میں دوستوں کی
کمی نہیں ہے تو خود دوسروں کا دوست بن پھر دیکھ
کس قدر دوست ملتے ہیں۔ ﴿دفتر ششم﴾

جو عقل کے اعتبار سے بچہ ہے خواہ اس داڑھی اور بال سفید ہوں۔
وہ بچہ ہی ہے اس کی حرکتیں طفلانہ ہوں گی۔ ﴿دفتر پنجم﴾

وہ شیر جو مردہ گدھے کا شکار کرے کتا ہے اور اگر کتا چیتے
کا شکار کرے تو شیر ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

فقراء کو جو صدقہ وغیرہ دینے کا حکم ہے تو یہ عجیب لطیفہ ہے
کہ فقراء اور مشائخ ہی کے طفیل ہمیں یہ دولت ملی ہے تو گویا
انہوں نے ہی عطا کی۔ اب ہم سے کہا جارہا ہے کہ جن
لوگوں نے تمہیں صدقہ دیا ہے تم ان کو دو یعنی ہم فقیروں
سے کہا جارہا ہے کہ تو غنی فقیر کو صدقہ دے۔ ﴿دفتر ششم﴾

قطرے سے دریا کے پانی کا مزہ معلوم ہو جاتا ہے اگر تو
قطرے میں سمندر کے جلوے دیکھنا چاہتا ہے تو حلال
کھانے کی عادت ڈال۔ ﴿دفتر ششم﴾

جو شخص صرف لفظوں کا بھکاری ہے اسے
معنی کا لطف حاصل نہیں ہو سکتا۔

﴿دفتر ششم﴾

جب تجھ میں کوئی کمال نہیں ہے تو اپنی بناوٹی باتوں کو چھوڑ
اور اللہ کی طرف رجوع کر کیونکہ وہاں مقبولیت کیلئے کمال
کی ضرورت نہیں ہے۔ وہاں تو تیرا صرف رجوع کر لینا ہی
کافی ہے۔ وہ ذات کھوٹے کو بھی خرید لیتی ہے کیونکہ اس
کا منشا منافع کمانا نہیں ہے وہاں نفع اور معاملہ صرف اس
بات پر ہے کہ وہ کریم ہے۔

﴿دفتر ششم﴾

اصل جواں مردی یہی ہے کہ بغیر کسی غرض کے خود کو پیش کر دیا جائے اس طرح کی جواں مردی ظاہر پرستوں میں نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ عبادت یا ثواب حاصل کرنے کیلئے کرتے ہیں یا دوزخ سے خلاصی حاصل کرنے کے لئے۔ بے غرض لوگ صرف ذات خداوندی پر قربان ہیں۔

﴿دفتر ششم﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مشہور تھا کہ جب وہ بعض اسرار کو چھپانے سے عاجز آ جاتے تھے اور کوئی ہمراز نہیں ملتا تھا جس کو سنا کر دل ہلکا کر سکیں تو کنویں میں منہ ڈال کر وہ راز کہہ دیتے تھے جب باہر دشمن ہی دشمن ہوں تو پھر کنواں ہی بہتر ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

انسان اگر اپنے احوال پر نظر رکھے تو دوسروں سے جنگ کرنے میں مشغول نہ ہو۔ ﴿دفتر ششم﴾

عیب ڈھونڈنے والے بزرگوں کے فیض سے محروم رہتے ہیں جیسے چمگادڑ سورج کی روشنی سے محروم ہے۔

﴿دفتر ششم﴾

سب سے بڑی نعمت وہ صحیح آنکھ ہے جو ہر چیز کو اصل میں دکھا دے ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ اے اللہ! ہم پر ہر چیز کی اصل حالت ظاہر فرماتا کہ ہماری نگاہ صحیح کام کرے اور ہماری نگاہ کے خس وخاشاک دریا کو نہ چھپا سکیں۔

﴿دفتر ششم﴾

یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ تن پروری روح پروری نہیں ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

خودی بری چیز ہے لیکن جب اس کا تعلق روح
سے ہو تو بھلی بن جاتی ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

انشاء اللہ کہنا وہ خاص معنی نہیں رکھتا بلکہ دل میں یہ یقین ہونا چاہئے کہ ہر کام اللہ کی مشیت سے ہے۔ اگر دل میں عقیدہ پختہ ہے تو زبان سے کہنا یا نہ کہنا کچھ معنی نہیں رکھتا۔

﴿دفتر اوّل﴾

اصل فقیر ہمیشہ شریعت محمدی ﷺ کا پابند ہوتا ہے کیونکہ شریعت کی پابندی کے بغیر فقیری عین مکاری ہے۔

﴿دفتر اوّل﴾

ناز کرنے کے لئے گلاب جیسا چہرہ چاہئے اگر نہیں
رکھتا تو بدمزاجی کے قریب بھی نہ جا۔ ﴿دفتر اوّل﴾

جو لقمہ انسان کی جان میں نور اور کمال بڑھاتا ہے وہ حلال کمائی سے حاصل کیا ہوتا ہے۔ حلال لقمہ علم اور دانائی پیدا کرتا ہے جب تو دیکھے کہ لقمہ سے حسد، مکر، جہل اور غفلت پیدا ہو رہی ہے تو اس کو حرام سمجھ، لقمہ بیج ہے اور خیالات اس کا پھل۔

﴿دفتر اوّل﴾

ہم خدا سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں اور بے ادب ہمیشہ خدا کے فضل سے محروم رہتا ہے۔ بے ادب صرف خود کو ہی خراب نہیں کرتا بلکہ بعض اوقات سارے عالم میں آگ لگاتا ہے۔ یاد رکھو! تم پر جو غم کی اندھیریاں کبھی آتی ہیں تو یہ بے باکی اور گستاخی کی وجہ سے بھی ہے۔

﴿دفتر اوّل﴾

موقع دیکھ کر خرچ کرنے والے اور نہ کرنے والے اچھے ہوتے ہیں جب خرچ کرنے کا موقع آتا ہے تو ان پر اثر ہو جاتا ہے۔ بہت سی جگہوں پر خرچ نہ کرنا خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ اللہ کا مال اس کے حکم کے بغیر خرچ نہ کرو تا کہ تم لاتعداد خزانے پاؤ اور کافروں میں شمار نہ ہو کیونکہ وہ اونٹوں ذبح کرتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر غالب آنے کیلئے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم کسی پہنچے ہوئے سے معلوم کرلے کیونکہ دل خدا کے حکم کو معلوم نہیں کرسکتا۔ غلط راستے پر خرچ کرنے والوں کے بارے میں قرآن میں ہے کہ ان کی فضول خرچیاں ان کے لئے حسرت کا باعث ہوں گی۔ ﴿دفتر اوّل﴾

''جو شخص یار سے جدا ہو اگرچہ وہ سو سہارے
رکھے وہ بے سہارا ہی ہے''

﴿دفتر اوّل﴾

ہم میں اور اولیاء اللہ میں بہت فرق ہے دو قسموں کی بھڑوں نے ایک ہی جگہ سے کھایا لیکن ایک نے صرف ڈنگ اور ایک نے صرف شہد دیا۔ دونوں قسموں کے ہرنوں نے گھاس کھائی اور پانی پیا لیکن ایک سے گوبر بنا اور ایک سے مشک۔ دونوں نرسلوں نے ایک جگہ سے پانی پیا لیکن ایک کھوکھلی اور دوسری شکر سے بھری ہوئی۔ اس طرح کی لاکھوں مثالیں تیرے سامنے ہیں لیکن ان میں ستر سالہ راہ کا فرق دکھائی دیتا ہے۔ ہم کھاتے ہیں تو نجاست نکلتی ہے اور وہ کھتے ہیں تو خدا کا نور بن جاتے ہیں۔ یہ کھاتا ہے تو سراسر بخل اور کینہ پیدا ہوتا ہے وہ کھاتا ہے تو نوالہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ پاک انسان ہے اور وہ بھوت اور درندہ اگر دونوں کی صورتیں ایک جیسی ہیں تو ٹھیک ہے۔ نمکین اور شیریں میں فرق موجود ہے۔ صاحب ذوق کے سوا کوئی دونوں میں فرق نہیں کرسکتا ہے جس نے شہد چکھا نہ ہو شہد اور موم میں فرق نہیں کرسکتا۔ ﴿دفتر اوّل﴾

دنیاوی حس کی تندرستی طبیب سے معلوم کرو اور آخرت کی
حس کی تندرستی محبوب (شیخ کامل) سے معلوم کرو۔ اس
حس کی تندرستی بدن کی تندرستی سے ہے اور اس حس کی
تندرستی بدن کی شکستگی سے ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

عام مہربانی کیلئے کسی خاص پر قہر شریعت جائز رکھتی ہے۔
اگر اللہ پاک اس کا فائدہ قہر میں نہ دیکھتا تو وہ سراپا لطف
وکرم قہر کیوں کرتا؟ پچھنے لگانے کی تکلیف سے بچہ تو لرزتا
ہے لیکن مہربان ماں اس کی تکلیف سے خوش ہوتی ہے۔
﴿دفتر اوّل﴾

پاک لوگوں کے کام کو اپنے پر قیاس نہ کر' اگرچہ لکھنے
میں شیر اور شیر ایک جیسے ہیں لیکن شیر آدمی کو پھاڑ ڈالتا
ہے اور شیر کو آدمی پیتا ہے محض اسی وجہ سے پورا
عالم گمراہ ہوگیا ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

اللہ کی جانب سے مصائب تنبیہ کرنے کیلئے آتے ہیں یہ
عین رحمت ہوتے ہیں تاکہ تجھے غفلت سے بیداری
حاصل ہو جائے ورنہ امن وسکون کی زندگی غفلت کا
سبب بن جاتی ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

عقل وہ ہے جو انجام پر نظر رکھے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
اپنا راز چھپایا وہ جلد مراد کو پہنچا۔ دانہ زمین میں
چھپتا ہے تو درخت بنتا ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

عالم کو دیکھنا بھی ایک عبادت ہوتی ہے۔ اس سے نیک بختی
کے دروازے کھلتے ہیں۔ مکاروں سے اپنے آپ کو بچاؤ۔
﴿دفتر اوّل﴾

نصیبہ ور لوگوں کی مصاحبت کیمیا ہوتی ہے۔
احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نظر ابو بکرؓ پر پڑی
تو وہ تصدیق سے صدیق بن گئے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

ظالموں کا ظلم ایک اندھیرا کنواں ہوتا ہے جو جتنا زیادہ ظالم ہے اس کا کنواں اتنا ہی زیادہ گہرا ہے۔ اگر تو کمزوروں پر ظلم کرتا ہے تو سمجھ لے کہ اتھاہ کنویں میں جا رہا ہے۔ ریشم کے کیڑے کی طرح اپنے اردگرد تار نہ تن' کمزوروں کو بے حمایتی نہ سمجھ۔ قرآن میں اذا جاء نصر اللہ کو پڑھ لے اگر تو ہاتھی ہے تو غرور نہ کر' طیراً ابابیل کی سزا تیرے لئے تیار ہے۔ اگر کوئی کمزور زمین میں امن کا خواہاں ہوتا ہے تو آسمان کے سپاہیوں میں شور مچ جاتا ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

شیر کیلئے شرمناک ہے کہ وہ خرگوش سے عاجز آ جائے تو خود بھی ایسے ہی ننگ میں مبتلا ہے اور پھر تو چاہتا ہے کہ تجھے
فخر دین کا لقب دیا جائے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

لفظ کے منہ سے نکلنے سے کبھی کبھی بہت نقصان ہو سکتا ہے۔ دل کے اندھوں کے آگے اسرار کی باتیں بیان کرنے سے بھی فساد کا خطرہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ایک بات جہان کو ویرانہ بنا دیتی ہے اور کبھی لومڑیوں کو شیر بنا دیتی ہے۔ اگر تو شکر جیسی بات بھی کرنا چاہتا ہے تو پھر بھی صبر کر عقل مندوں کو صبر مرغوب ہوتا ہے۔ جو بات کرنے کے معاملے میں صبر اختیار کرتا ہے آسمان سے بلند ہو جاتا ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

دوستی کے باوجود دوست ایک دوسرے کو تحفے دیتے ہیں جو دوستی کے اظہار کیلئے ہوتے ہیں۔ چھپی ہوئی محبتوں کے
گواہ ظاہری افعال ہی ہوتے ہیں۔ ﴿دفتر اوّل﴾

خدا رسیدہ لوگوں کا ادراک عام عقلوں سے بالاتر ہوتا ہے۔ یہ ادراک، کشف اور ذوق حقیقی کے طفیل حاصل ہوتا ہے۔ اہل عقل مکاری سے اپنے آپ کو سمجھدار بتاتے ہیں۔ کھوٹے سکے بنانے والوں کی طرح بظاہر توحید اور شریعت کے الفاظ استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا باطن اندر سے کڑوی روٹی کی طرح ہوتا ہے۔ فلسفی کی مجال نہیں کہ خدائی امور میں دم مارے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

انسان میں بے غرضی ہو تو معاملہ واضح ہو جاتا ہے۔ خلوص جہل کو علم سے بدل دیتا ہے اور خود غرضی بڑے سے بڑے عالم کو جاہل بنا دیتی ہے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

اگر تو دنیا میں علامہ زماں بنا ہوا ہے تو اس دنیا کے فنا ہونے کو دیکھ۔ ﴿دفتر اوّل﴾

نصیحت کا دودھ محبت اور صاف دلی سے جوش میں آتا ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

کسی میں کوئی عیب ہو بھی تو اسے ننگا نہیں کرنا چاہئے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

سچی بات سننے پر ہر شخص قادر نہیں ہر پرندے کی خوراک انجیر نہیں ہوتی۔

﴿دفتر دوئم﴾

اگر تو نمرود ہے تو آگ میں نہ جا اور اگر جانا چاہتا ہے تو پہلے ابراہیم علیہ السلام بن۔ ﴿دفتر اوّل﴾

اگر سخاوت کی وجہ سے تیرے ہاتھ میں مال نہ رہا ہو تو خدا کی مہربانی تجھے برباد نہ ہونے دے گی۔ ﴿دفتر اوّل﴾

بہت ہی قابل مبارکباد ہے وہ شخص جو خودی سے نکل
گیا اور کسی زندہ کے وجود سے وابستہ ہو گیا۔ افسوس
ہے اس زندہ پر جو کسی مردہ کا ہم نشین ہوا۔

﴿دفتر اوّل﴾

دوسروں کے چیرنے پھاڑنے والا شیر بننا آسان ہے شیر
دراصل وہی ہے جو خود کو شکست دے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

مختصر بات بہتر ہوتی ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

کوشش قدرت کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا
شکر ادا کرنے کا نام ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

تو رحم چاہتا ہے تو آنسو بہانے والوں پر رحم کر۔

﴿دفتر اوّل﴾

وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جس
کے ساتھ حسد نہیں۔ ﴿دفتر اوّل﴾

کسی استاد کی طلب کر، محض ذاتی شرافت سے
دور اندیشی حاصل نہیں ہو سکتی۔ بغیر استاد
چلنے والی قوم لغزش کھا جاتی ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

عقل کو تیز کر لینا راہ نہیں ہے۔ اللہ کا فضل عاجزی
کے سوا کسی کی دستگیری نہیں کرتا۔ ﴿دفتر اوّل﴾

خدا کا شکر ادا کرو کہ تم دوسروں کے لئے
باعث عبرت نہیں بنے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

جو عقل پختہ اور پائیدار ہوتی ہے اسے نمائش
کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ﴿دفتر دوئم﴾

اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا خود ایک نعمت ہے۔
﴿دفتر دوئم﴾

تقلیدی علم سے جہل اور دیوانگی کی بے عقلی بہتر ہے۔
﴿دفتر دوئم﴾

کافر اور مردہ تو درحقیقت وہ ہے جو شیخ کا منکر ہے اور
اس کے اوصاف سے جاہل ہے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

اگر سارا عالم خون ہو جائے تو بھی اللہ کا بندہ
حلال کے سوا کچھ نہیں کھاتا۔ ﴿دفتر دوئم﴾

تکالیف پر صبر کرنا رحمتوں کا سبب بنتا ہے۔ پستیوں
کے پیچھے بلندیاں پوشیدہ ہیں۔ ﴿دفتر دوئم﴾

صحیح فکر خدا کی دین ہے کسی شبہ کا حقیقی جواب صحیح فکر
سے حاصل ہوتا ہے دوسروں کا جواب سننے سے نہیں۔
﴿دفتر دوئم﴾

دنیاداروں کی جھوٹی تعریفوں سے بزرگوں کی
کڑوی باتیں زیادہ مفید ہیں۔ ﴿دفتر دوئم﴾

کمال کو دوسروں کی نظروں سے چھپانا بھی ایک کمال ہے لیکن
نگاہوں میں اپنے کمالات کمال نہ ہوں تب کمال ہے۔
﴿دفتر دوئم﴾

حاجت مند پر رقم خرچ کر یہ حج سے بہتر ہے۔

﴿دفتر دوئم﴾

اگر کوئی بداعمالی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے
تو گدھے سے بدتر ہے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

خدمت گزاری اور خوش خلقی ہی کام کی چیزیں ہیں۔

﴿دفتر دوئم﴾

جس شخص کا کامیابی میں خدا مددگار نہ ہو وہ سمجھ لے کہ اس
کو خرگوش بھی شیر نظر آتا ہے۔ اس لئے ہر وقت ہر کام میں
اللہ کی نصرت طلب کرنی چاہیئے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

گیند وہی صحیح ہے جو بلے کی مار کے مطابق حرکت کرے۔

﴿دفتر دوئم﴾

اتنی عقل کے ہوتے ہوئے اس قدر غربت تو بدبختی کی
دلیل ہے تو اپنی عقل اور دانائی کو کم کرلے تاکہ بدبختی کم ہو
جائے۔ وہ چالاکی اور دانائی جو فطری ہو اور اللہ کے نور
سے بے فیض ہو بدبختی کا سبب بنتی ہے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

بعض اولیاء اللہ کو ایسے محبوب ہیں کہ خدا رشک کی وجہ سے
ان کو مخفی رکھتا ہے اسے گوارا نہیں کہ لوگ انہیں پہچانیں۔

﴿دفتر دوئم﴾

سچا صوفی کسی حالت میں بھی بسیار خور نہیں ہوتا جبکہ کئی
بناوٹی صوفی حقیقی صوفیوں کی بدولت کھا کما لیتے ہیں۔

﴿دفتر دوئم﴾

اگر اختیار اور اقتدار بے عقلوں کے ہاتھ میں ہو تو منصور
رحمۃ اللہ علیہ جیسے ضرور سولی چڑھ جاتے ہیں۔ ﴿دفتر دوئم﴾

چاند کو کتوں کے بھونکنے سے کیا خوف' تنکے کی وجہ سے پانی
اپنی صفائی نہیں چھوڑتا۔ نیک لوگ دوسروں کی بدمزاجی کی
وجہ سے اپنی نیکی نہیں چھوڑتے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

سفر کی حالت میں انسان کی صحیح فطرت ظاہر ہو جاتی ہے۔

﴿دفتر دوئم﴾

چونکہ یہ دین اسلام ہمیں موروثی طور پر مل گیا ہے اس لئے
ہم تقلید کی وجہ سے اس کی قدر نہیں کرتے۔ غور و فکر کی
بجائے اس کو رٹنا بہت مضر ہے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

اچھا انسان اچھے خیالات کی بنا پر دشمنوں میں بھی راحت
سے زندگی گزار سکتا ہے' اچھے خیالات دشمنوں کو دوست
بنا دیتے ہیں۔ ﴿دفتر دوئم﴾

باعث لعنت وہ برائی ہوتی ہے جس کا ازالہ
ممکن ہو اور نہ کیا جائے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

جو شخص رحمان کی رحمت سے دور ہو جاتا
ہے' خواہ بادشاہ ہو نظر کا بھکاری ہے۔

﴿دفتر دوئم﴾

''زیادہ چالاکیاں دکھانے سے بچو تاکہ کہیں
آزمائش میں گرفتار نہ ہو جاؤ۔''

﴿ششم ۶۳﴾

صرف وہی دعا گنا مٹاتی ہے جو سوزش دل اور آنسوؤں
سے ہو کیونکہ پھل پکنے کے لئے گرمی اور پانی کی ضرورت
ہوتی ہے اور اعمال کا پھل دل کی گرمی اور آنکھ کے
آنسوؤں سے پکتا ہے۔ ﴿دوئم ۳۱﴾

بد بخت ہے وہ شاگرد جو اپنے استاد سے مقابلہ کرے
استاد بھی وہ جو روحانی استاد ہے جس کے سامنے وہ
ہر شخص کا ظاہر و باطن یکساں ہے۔

﴿دوئم ۳۰﴾

جوانی کے مجاہدات بہت جلد ثمر آور ہو جاتے ہیں۔ تروتازہ زمین میں تخم ریزی بہتر پیداوار کرتی ہے۔ جوانی میں ظاہری اور باطنی حواس صحیح حالت میں ہوتے ہیں۔ بڑھاپے میں جوانی کے ثمرات حاصل نہیں ہوتے کیونکہ زمین شورزدہ ہوتی ہے کیونکہ اس عمر تک پہنچتے پہنچتے برائیوں کی جڑ مضبوط اور اس کو اکھاڑنے کی طاقت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

﴿دوئم ۲۴﴾

یاد رکھو! جو اللہ کے مخصوص بندے ہوتے ہیں عوام کی وہاں تک رسائی نہیں ہوتی اور اگر ہو جائے تو یہ ان بزرگوں کی کشش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بزرگوں پر قربان ہو جانا چاہئے اور یہ نہیں ہونا چاہئے کہ قرب حاصل ہوتے ہوئے گمراہی اختیار کر لی جائے۔ ﴿چہارم ۲۰﴾

کھوٹوں اور منافقوں کے دل میں اہل اللہ کی محبت نہیں ہوتی۔ کھوٹا کسوٹی کے شوق کی شیخی مارتا ہے تاکہ دوسروں کو شک میں مبتلا کر دے اور وہ سمجھیں کہ اگر یہ کھرا نہ ہوتا تو کسوٹی کا شوق کیوں ظاہر کرتا لیکن ایسے شکوک میں نااہل مبتلا ہوتے ہیں۔ ان نااہلوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ کھوٹا کسوٹی چاہتا ہے لیکن جھوٹی کسوٹی چاہتا ہے جس سے اس کا عیب نہ ظاہر نہ ہو سکے۔

سن لو! جو کسوٹی عیب کو چھپائے وہ نہ کسوٹی ہے اور نہ اس میں پہچاننے کا نور ہے۔ جو آئینہ چہرہ کا عیب چھپائے وہ آئینہ نہیں ہے وہ منافق ہے۔ ایسے آئینے کی ہرگز جستجو نہ کرو وہ آئینہ تلاش کر جو چہرہ صحیح دکھادے۔ ایسا آئینہ تیرا شیخ ہے اس کے ذریعے تجھے خدا خود ایسا آئینہ بنا دے گا کہ اس میں عرش آسمان کی طرح نظر آنے لگے گا۔ عرش اور آسمان تو کیا اس آئینے میں تجھے خدا کی تجلیات نظر آنے لگیں۔

﴿چہارم ۱۰۲﴾

مٹی کھانے والے کیلئے مٹی شکر سے زیادہ مزیدار ہوتی ہے۔

﴿چہارم ۱۸﴾

اللہ تعالیٰ بعض اوقات قصداً کفار کو غلبہ عطا فرما دیتا ہے تاکہ وہ غلبہ کے غرور میں مبتلا ہو کر جال میں پھنسیں جبکہ غلبہ کا غرور تباہی کا باعث بنتا ہے تو اس غرور میں مبتلا ہو کر کسی پسپا ہوتے ہوئے کا پیچھا نہیں کرنا چاہئے اور کمزوروں پر زیادتی کرنے سے باز رہنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنتیوں کا پتہ بتا دوں؟ ہر کمزور جس نے کمزوری اختیار کی ہو وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھائے تو اللہ اس کی قسم ضرور پوری کرتا ہے۔ ﴿سوم ۸۹﴾

مرید کیلئے محض ذکر وفکر ہی کافی نہیں ہے۔ شیخ کے آداب اور خدمت بجالانا بھی ضروری ہے۔ شیخ کی پوری اطاعت ہوتی ہے تب وہ کہیں نسبت کی امانت کے سپرد کرتا ہے۔ معمولی ادب سے کام نہیں چلے گا شیخ کے شایان شان ادب ضروری ہے۔ ﴿سوئم ۶۹﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کو جادو سے تعبیر فرمایا ہے۔ بیان بھی جادو ہے لیکن اصل جادو وہ ہے جو جادوگروں کے جادو کا توڑ کر دیتا ہے وہی دراصل تریاق ہے۔ یہ تریاق اولیاء اور بزرگان دین کا بیان ہے اور تمام نفسانی اغراض سے پاک ہوتا ہے تو اپنے مرشد کے باطنی علوم سے تعلق پیدا کرے۔ ﴿سوئم ۷۹﴾

ہیں جن سے دل قوی ہوتا ہے اور اس کی شان وشوکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جسمانی غذا روحانی غذا کے مانع ہے۔ روح کو تاجر سمجھ اور جسم کو ڈاکو۔ تاجر کا مال ڈاکو اڑا لیتا ہے ڈاکو کے مرنے پر ہی تاجر پر رونق بنتا ہے۔

﴿چہارم ۹۶﴾

دنیا دار انسان نہ صبح کو عبادت کرتا ہے نہ منہ ہاتھ دھوتا ہے لیکن نفع کے لئے بازار کی طرف دوڑتا ہے۔ اپنے لقمے کی تلاش میں دوزخ کا لقمہ بنا ہوا ہے۔ یہ خود خوراک کا کھانے والا بھی ہے اور دوزخ کی خوراک بھی ہے۔ اس کی مثال اس بکری کے بچے کی ہے جو چرتا ہے تو قصائی خوش ہوتا ہے کہ یہ میرے لئے چر رہا ہے۔ یہ سمجھ رہا ہے کہ میں خود کھا رہا ہوں حالانکہ وہ اپنے وجود کو دوزخ کیلئے پال رہا ہے۔ انسان کی اپنی اصل خوراک تو معارف الٰہی

لاہوتی اور ناسوتی انسان کو سمجھو۔ کبھی ناسوتی مکار لاہوتی بننے کی کوشش کرتا ہے تو بحرِ وحدت اس کو رسوا کر دیتا ہے۔ ہاں ایسے لاہوتی انسان ہوتے ہیں جو ناسوتیوں کو لاہوتی بنا دیتے ہیں۔ اگر تو ناسوتی ہے تو لاہوتیوں کی صحبت اختیار کر وہ تجھے دریائے وحدت میں تیرنا سکھا دیں گے۔

یہ لاہوتی اولیاء ایک قسم کا جادو کرتے ہیں جس سے انسان کی ماہیت تبدیل ہو جاتی ہے لیکن ان کا جادو حلال جادو ہوتا ہے۔ یہ لوگ بہت سی ناممکن باتوں کو اپنے تصرفات سے ممکن بنا دیتے ہیں۔ ان کی صحبت میں برے اخلاق اچھے اخلاق میں تبدیل ہو جاتے ہیں لیکن منکرین ان کو صرف بشر ہی کہتے رہتے ہیں۔ ان اہل اللہ کی صحبت کی تاثیر کا اگر قیامت تک بھی بیان کرو تو وہ ختم نہیں ہوگا۔

﴿سوئم ۶۹﴾

اگر یہ دنیا تنگ نہیں ہے تو پھر اس کے
باشندوں میں ہنگامہ آرائی کیوں ہے؟

﴿دفتر سوئم ۶۸﴾

عاشقوں کو موت سے نہیں ڈرایا جا سکتا وہ تو خود اپنی موت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ عاشقوں کیلئے صرف وہی موت نہیں جو زندگی ختم ہونے پر آتی ہے بلکہ ان کی موت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ اسی لئے فرمایا گیا ہے یعنی مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ عاشق سینکڑوں موتیں رکھتا ہے اور ہر وقت ایک جان قربان کرتا ہے اس کو ہر جان قربان کرنے پر دس جانیں اور حاصل ہو جاتی ہیں۔

﴿دفتر سوئم ۷۵﴾

اس دنیا میں ہر انسان دوسروں کے درد سے
ناآشنا ہے سوائے اہل اللہ کے جو کہ اللہ کی
رحمت سے ہر احوال سے باخبر ہوتے ہیں۔

﴿دفتر سوئم ۶۸﴾

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تو میرے فراق میں مبتلا ہے اور دوستوں سے جدا ہے۔ فراق کا غم دور کرنے کیلئے محفل اور قوالوں کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا میں پہاڑوں میں یہ کیفیت پیدا کر دیتا ہوں تا کہ تو سمجھ لے کہ جب پہاڑ کا نالہ بغیر ہونٹ اور منہ کے ہوسکتا ہے تو ولی کے نالے بھی بغیر لب ودنداں ہوسکتے ہیں۔ اولیاء کے دلوں کے نالوں کو ان کے کان سنتے ہیں تم نہیں سن سکتے لیکن اگر ان کی اِس کیفیت پر یقین کرلو تو تمہاری سعادت ہے۔ اولیاء کے روحانی مکالمات جاری رہتے ہیں اور پاس بیٹھنے والے ان سے بے خبر رہتے ہیں۔ روحانی مکالمہ حسی کانوں سے نہیں سنا جاسکتا عوام روحانی مکالموں سے بہرے ہیں۔ اولیاء سے اچھا اعتقاد رکھنے سے ہوسکتا ہے کبھی سننے کے قابل ہو جائیں۔

﴿دفتر سوئم ۸۳﴾

عشق والوں کا مسلک سب سے جدا ہوتا ہے عاشقوں کا مذہب اور مسلک صرف خدا ہوتا ہے۔ ﴿دفتر سوئم ۹۶﴾

عام شراب پینے والا شرابی کبھی سیر نہیں ہوتا اور ہمیشہ پیتے رہنے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ جب ظاہری شراب کی یہ صورت ہے تو شرابِ عشق سے کیسی سیری ہوسکتی ہے؟

﴿دفتر سوئم ۹۳﴾

عشق انسان کے لئے ابتدا ہی سے خونی ہوتا ہے اور پوری پوری دشمنی کرتا ہے تا کہ کچا اور ناریل ہے تو بھاگ جائے۔ ﴿دفتر سوئم ۹۳﴾

وہم کسی چیز سے جب ہی پیدا ہوتا ہے جب اس چیز سے
کبھی وہ چیز پیدا بھی ہوئی ہو مثلاً زید کو یہ وہم ہے کہ مجھے
کوئی مار نہ ڈالے۔ یہ جب ہی ہوا جبکہ ایسے واقعات حقیقتاً
ہوتے بھی ہیں۔ جب وہم کسی حقیقت پر مبنی ہوتا ہے تو
لامحالہ اس حقیقت کا پیدا کرنے والا کوئی ہے جس کی وجہ
سے وہ وہم پیدا ہوا۔ اس کو اس طرح سمجھ لو کہ وہم کھوٹے
سکے کی طرح ہے اور کھرا سکہ حقیقت ہے۔ کھوٹا تب ہی
چلتا ہے جب کھرا چل رہا ہے۔ جھوٹ کا رواج اس لئے
ہوا کہ لوگوں نے سچ کا رواج دیکھا ہے۔ سچ کا جھوٹ پر
یہ احسان ہے کہ اس کی وجہ سے اس کا رواج ہوا۔

﴿دفتر ششم ۵۷﴾

تکبر اور غرور کا علاج یہی ہے کہ انسان شراب عشق پئے، وہ
خواجہ جو شراب عشق سے خالی ہے اور ہماری مستی کے
خلاف تفاخر میں مبتلا ہے اس کے اس فعل کا ضرر اسی کو
پہنچے گا اور وہ خود اپنی داڑھی نوچتا ہے۔ اچھا اگر تو ہم
فقیروں سے تکبر کرتا ہے تو کرتا رہ۔ ہمیں اس کا کوئی
نقصان نہیں پہنچے گا ہم اس تکبر کی مکاریوں سے واقف
ہیں۔ تجھے اپنے غرور کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا تو اس کی سزا
فی الحال نہیں دیکھ رہا ہے لیکن ہمیں وہ نظر آ رہی ہے جو تکبر
کے نتائج تو سو سال بعد دیکھے گا ہمیں وہ ابھی نظر آ رہے
ہیں۔ ﴿دفتر ششم ۵۱﴾

جب اللہ کسی چیز کا محافظ ہو تو اسے کوئی
غیر مستحق کیسے لے سکتا ہے۔

﴿دفتر ششم ۴۹﴾

شکر گزاری انبیاء کا طریقہ ہوتا ہے ناشکری گزار
دنیا میں بھی رسوا ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی۔

﴿دفتر ششم ۴۷﴾

نور خدا کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم و معرفت اس قدر مکمل تھا کہ دوسروں کا علم اس کے مقابلے میں ہیچ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسرار مخفی نہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جان گئے تھے کہ مومن کی روح کی رفتار کس طرف ہے اور کافر کی رفتار کدھر ہے۔ دونوں جہانوں میں روح سے زیادہ پوشیدہ چیز کوئی نہیں۔

﴿دفتر ششم ۷۵﴾

انسان میں مختلف کیفیتیں اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے پیدا فرماتا ہے کبھی بلندی عطا فرماتا ہے کبھی پستی۔ دنیا کے کام دونوں صفتوں سے مکمل ہوتے ہیں زمین کو پست کیا آسمان کو بلند کیا تب ہی دوران فلک ہوسکا۔ یہ دو صفتیں دو الگ چیزیں نہیں بلکہ ایک چیز میں دونوں کا ظہور ہے۔ بنجر پڑا رہنا زمین کی پستی ہے سرسبز ہونا بلندی ہے۔ انسانی مزاج کی پستی اور بلندی اس کی جسمانی اور روحانی بیماری اور صحت ہے۔

دنیا میں قحط بھی ہے ارزانی بھی، صلح بھی ہے جنگ بھی، عالم کا بقا انہیں متضاد کیفیتوں کی وجہ سے ہی ہے۔ جانوں میں امید و بیم اسی وجہ سے ہے یہ متضاد کیفیتیں اس لئے پیدا کی گئی ہیں کہ عالم آخرت کی قدر ہو کہ وہاں راحت ہی راحت ہے مصائب نہیں۔

﴿دفتر ششم ۴۷﴾

نفس کی مکاریوں کی ایک مثال تو یہ ہے کہ وہ سانپ ہے جو سینے میں موت کی طرح منہ میں کوئی پتہ دبائے کھڑا ہے۔ وہ گھاس میں گھاس کی شاخ کی طرح کھڑا ہے، پرندہ یہ سمجھ کر کہ یہ کوئی شاخ ہے اس کے پاس آ بیٹھتا ہے اور موت کے منہ میں چلا جاتا ہے یا جیسے مگرمچھ منہ کھولے ہوئے ہو اور اس کے دانتوں میں لمبے لمبے کیڑے ہوں۔ پرندہ ان کیڑوں کو اپنی خوراک سمجھ کر ان پر آ جائے اور مگرمچھ بند کرلے۔ اس نقل و نان سے بھری دنیا کو اسی طرح کا مگرمچھ سمجھو۔

حیوان اپنی غذا حاصل کرنے کیلئے اس طرح کے لاکھوں مکر کرتے ہیں تو انسانوں کے مکر کا اندازہ خود لگا لو۔ انسان کا مکر یہ ہے کہ ہاتھ میں قرآن اور آستین میں زہر میں بجھا خنجر ہوتا ہے زبانی تو تجھے مولا و آقا کہے گا لیکن دل میں تیری عداوت بھری ہوگی۔ ان کی باتیں زہر قاتل ہیں بظاہر شہد اور دودھ نظر آتی ہیں۔ جب نفس کی یہ دھوکے بازی ہے تو یاد رکھ راہ سلوک کا راستہ پیر کے بغیر اختیار نہ کر۔ ﴿دفتر ششم ۱۰۵﴾

راہ سلوک میں منزل تک پہنچنے کی شرط اپنے آپ کو پیر کے سپرد کردینا ہے۔ بغیر پیر کے تیری یہ بھاگ دوڑ تجھے منزل سے دور کردے گی جس طرح تیر کمان کے بغیر پرواز نہیں کرتا اسی طرح مرید بھی شیخ کے بغیر پرواز نہیں کرسکتا۔

﴿دفتر ششم ۱۰۶﴾

اگر کتے کو سدھا بھی لیا جائے تو پھر بھی وہ کتا ہی ہے۔ نفس کو قابو رکھنے کیلئے محض مجاہدہ کافی نہیں ہے بلکہ شیخ کی صحبت کے فرض کی بجا آوری ضروری ہے۔ تو اس کا طواف کرتا رہ تاکہ اس سے فیض حاصل کر سکے۔ شیخ کی صحبت سے تو نرم ہو کر دوست کے پاؤں کا موزہ بن جائے گا۔ قرآن میں نفس کی خباثتوں اور ان کی وجہ سے انجام بد کے قصے موجود ہیں۔ ﴿دفتر ششم ۱۲۲﴾

دنیا کی ناقص عقل دنیا کی چیزوں کو خوبصورت کر کے دکھاتی ہے۔ اے اللہ! تو ہمیں ہر چیز اپنی اصلی حالت میں دکھا دے۔ مردے پر جب دنیا اور عقبیٰ کی حقیقت کھل جاتی ہے تو وہ مرنے پر افسوس نہیں کرتا اپنے اچھے اعمال کی کمی پر افسوس کرتا ہے۔ اگر تو اب تک آخرت کی تیاری نہیں کر سکا تو اب کر لے۔ مرد بن کر دنیا سے جا۔

﴿دفتر پنجم ۴۳﴾

بامراد وہی شخص ہوتا ہے جو انجام پر نظر رکھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ انجام بین تھے' ان پر آخرت کی سب چیزیں منکشف ہوگئیں۔ اگر نجات چاہتے ہو تو ہمیشہ انجام پر نگاہ رکھو۔

﴿دفتر ششم ۳۵﴾

حضرت آدم علیہ السلام کی خطا سے اپنے لئے خطا کا جواز پیدا نہ کر تجھ میں ان جیسی خوبیاں کہاں ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی مثال تو اس پہاڑ کی سی ہے کہ جس میں سانپ ہوں تو تریاق بھی ہو۔ عوام میں وہ صلاحیتیں کہاں ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام میں تھیں۔

﴿دفتر ششم ۳۵﴾

جو شخص غمگین ہو سمجھ لو کہ اس نے تعلق مع اللہ سے بے وفائی اور دغا دینے والی چیز سے تعلق پیدا کیا تھا۔ اگر یہ فانی اس بے وفا سے تعلق نہ پیدا کرتا تو آج غمگین نہ ہوتا۔ وہ خدا سے تعلق رکھتا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح کہہ دیتا کہ مجھے غائب ہوجانے والی چیزوں سے محبت نہیں ہے۔ یاد رکھو! قافلہ روانہ ہوجاتا ہے اور آگ کی راکھ تنہا پڑی رہ جاتی ہے جب انسان اپنی بے صبری سے خدا کے غیر کا ساتھی بنتا ہے تو جب اس سے جدائی ہوتی ہے تو غمگین ہوجاتا ہے۔ اللہ نے تجھ میں یہ صلاحیت رکھی ہے کہ تو تعلق مع اللہ پیدا کرسکتا ہے۔ یہ بہت قیمتی چیز ہے اور یقینی ہے۔ کسی خیانت کرنے والے کے پاس اس کو امانت مت رکھ۔ اگر تو اس صلاحیت کو غیر اللہ کے لئے صرف کرے گا تو فائدہ نہ ہوگا اور گویا وہ امانت ضائع ہو جائے گی۔ امانت کا ضائع ہونا غائب ہوجانے اور انکار سے ہوتا ہے۔ ﴿دفتر ششم ۳۶﴾

جس طرح کتا اپنے زخم کا خود علاج کرتا ہے اسی طرح عاشق اپنے عشق میں کسی دوسرے کا سہارا نہیں ڈھونڈتا' اس کا نہ کوئی ساتھی ہوتا ہے اور نہ کوئی محرم راز۔ وہ کوئی عقل کی بات نہیں سوچتا اس لئے عقل کو اس کے کاموں کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ طب ہر طرح کے جنون کا علاج کرسکتی ہے لیکن عشق کے جنون کا اس کے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ تو وہ بیماری ہے کہ اگر طبیب کو بھی لگ جائے تو وہ خون کے آنسوؤں سے اپنی طب کی کتابوں کو دھوڈالے۔ تمام عقلیں اور طبائب عشق کے معاملے میں حیران ہیں۔

﴿دفتر ششم ۵۰﴾

دین کے اصول تو جاننا ضروری ہے لیکن اس سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ اپنی روح کے بارے میں غور کرے کہ وہ نیک ہے یا نہیں۔ ﴿دفتر سوئم ص ۴۸﴾

چونکہ آنکھوں پر پردہ ہے اس لئے اولیاء کی صحبت حقیر اور
اپنی عقل بلندی نظر آتی ہے۔ یاد رکھو! جبکہ فضل خداوندی
اس کے شامل حال ہے تو اس کو حقیر نہ سمجھ۔ اہل اللہ کے
قدم کی خاک کو سرمہ بنالے اور سر کے بل گرنے سے بچ
جا۔ اہل اللہ کی اتباع سے تھوڑی سی استعداد والا بھی کامل
بن جاتا ہے۔ ان کی اطاعت پہلے تو ناگوار لگتی ہے لیکن
بہت فائدہ مند ہوتی ہے۔ اگر تو یہ ناگواریاں برداشت
کرلے گا تو تیرے اندر معرفت کے گل بوٹے اگیں
گے۔ دل میں صفائی پیدا ہوجائے گی اور نور بصیرت
حاصل ہوجائے گا۔ ﴿دفتر چہارم ۹۰﴾

ماضی اور مستقبل کے واقعات پر نہیں بلکہ
ان کے پیدا کرنے والے پر نظر رکھ۔
﴿دفتر اوّل ص ۵۶﴾

اللہ کے دربار میں سونا اور چاندی پیش کرنے کی بجائے
اپنے دل پیش کرو۔ اپنے جسم کی بے بصریتی کو اپنے آپ
سے دور کر کے کسی گندی جگہ پر پھینک دو۔ عاشق کی
زینت اس کی جسمانی کمزوری اور چہرے کی زردی ہے۔
''رنگ زرد و آہ سرد و چشم تر'' وہاں ان تحفوں کی اہمیت
ہے۔ ﴿دفتر چہارم ۱۷﴾

مقام مشاہدہ اور مجاہدے سے حاصل ہوتا ہے یہ پردہ دلائل
سے نہیں ہٹتا۔ جو شخص نبوت کے واسطے بغیر محض عقلی دلائل
سے وصولی الی اللہ کی کوشش کرے گا اس کیلئے ہلاکت ہے
کیونکہ عقل کا وہ ہاتھ جو اس پردہ کو ہٹانے کی کوشش کرے
گا خدائی تلوار وہ ہاتھ ہی کاٹ ڈالے گی۔ عقل کے ہاتھ
سے یہ پردہ ہٹانے کی کوشش دراصل ممکن ہی نہیں ہے یہ
اس طرح کی فرضی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ اگر خالہ کے
خصیے ہوتے تو وہ خالو بن جاتی۔ ﴿دفتر سوئم ۱۴﴾

آہ وزاری کی جو قیمت اللہ کے دربار میں لگتی ہے وہ کہیں اور نہیں لگتی۔ خدا کے دربار میں رونے سے قلب کو ایک دائمی مسرت حاصل ہوجاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ دو قطروں کے علاوہ اللہ کو کوئی چیز محبوب نہیں، ایک تو آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے بہا ہو اور ایک خون کا قطرہ جو اللہ کے راستے میں بہایا جائے۔

﴿دفتر پنجم ۴۰﴾

اللہ اور دین سے جاہل منافق ہوتا ہے اور اس کے دو چہرے اس طرح ہوتے ہیں جیسے مخنث کے، وہ مرد ہوتا نہ عورت۔ اہل بصیرت ان لوگوں کے دوغلے پن کو سمجھ جائیں گے خدا ان کو ایسی علامتیں دکھا دیتا ہے جن سے وہ نفاق کو پہچان لیتے ہیں۔ ﴿دفتر ششم ۳۷﴾

جسم اگرچہ برا ساتھی ہے لیکن اس کے مصائب پر صبر کرو تو پھر اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو، کالی رات میں چاند کا صبر اسے اور روشن کرتا ہے۔ پھول کا کانٹے کے ساتھ صبر اس میں مہک اور حسن پیدا کرتا ہے دودھ لید اور خون کے درمیان صبر کرتا ہے تو بچے کو زندگی بخشنے والا بن جاتا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے اُخروی مراتب صبر کرنے ہی سے بلند ہوئے۔ دنیاوی منافع بھی صبر ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

﴿دفتر ششم ۳۶﴾

جو لوگ صرف عورت اور خورد و نوش ہی کے شوقین ہوں ان کو اللہ تعالیٰ کی کاری گری میں غور کرنے کی توفیق کہاں ہے۔ ﴿دفتر ششم ۴۴﴾

خدا کی صفت ستاری ہے وہ پردہ پوشی کرتا ہے لیکن جب معاملہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو راز فاش بھی کر دیتا ہے۔

﴿دفتر ششم ۴۳﴾

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنا راز چھپایا وہ جلد مراد کو پہنچا' دانہ زمین میں چھپتا ہے تو درخت بنتا ہے۔

﴿دفتر اوّل﴾

پیر میں چبھے ہوئے کانٹے کو نکالنا جب ایک مشکل کام ہے تو دل کے کانٹے کا کیا حال ہوگا' یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ اگر ہر ایک دلوں کے کانٹے دیکھ سکتا تو پھر دنیا سے غموں کا مٹانا کیا مشکل تھا۔ ﴿دفتر اوّل﴾

بیٹا! کوشش میں لگا رہ' مرتے دم تک کوئی وقت ضرور آئے گا کہ عنایت خداوندی ہمراز ہوگی۔ ﴿دفتر اوّل﴾

تھوڑی سی دیر اولیاء کی ہم نشینی سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

کریموں پر بڑے کام دشوار نہیں ہوتے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

اے صورت کے بچاری! تیری بے معنی جان اب تک صورت سے رہائی نہ پائی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل دونوں بت خانے گئے' ان جانے اور اس کے جانے میں بہت فرق ہے۔ یہ اندر جاتے ہیں تو بت ان کے آگے سرنگوں ہوجاتے ہیں وہ جاتا ہے تو خود ماتھ ٹیکتا ہے۔ جا اپنی صورت میں جان جیسے نایاب گوہر کی تلاش کر' قدرت نے اصحاب کہف کے کتے کے سامنے شیروں کو سرنگوں کر دیا' قابل نفرت صورت سے کسی کو کیا نقصان ہے اگر اس کی روح نور کے سمندر میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

یاد رکھو! جب منہ سے پیاز کی بو آ رہی ہو تو مشک
کھانے کی شیخی نہیں بگھارنی چاہئے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

اولیاء کا کام دنیا کے معاملات سے آگے کا ہے' جب تو رہبر تلاش کرے گا تجھ پر کھلے گا۔ اگر میں ان نغموں کا تھوڑا سا بھی بیان کردوں تو روحیں قبروں سے نکل پڑیں' دل کے کان کو نزدیک کر۔ خبردار! اولیاء وقت کے اسرافیل ہیں ان سے مردوں کی نشوونما ہے جس کی قبر میں مردہ جانیں ان کی آواز سے کفن میں تڑپنے لگتی ہیں۔ مردوں کو زندہ کرنا خدا کی آواز کا کام ہے جب روحوں کو زندگی مل جاتی ہے تو وہ اولیاء کے نغموں کی آواز کو خدا کی آواز سمجھتے ہیں۔ ﴿دفتر اوّل﴾

جب قضا آتی ہے تو دوستوں اور دشمنوں میں امتیاز نہیں کیا جاسکتا' جب ایسی حالت ہو تو گڑگڑانا شروع کردے' زاری تسبیح اور رونے کا سامان کر۔ رو کہ خدا غائب سے سامان کرنے والا ہے' کہہ اے معافی کے داتا میرے عیبوں کی پردہ پوشی کر' گناہوں کا بدلہ نہ لے۔

﴿دفتر اوّل﴾

پیری دراصل پیغمبری کا پرتو ہوتی ہے' پیر کا بڑھاپا اس کی کمزوری کی دلیل نہیں ہوتا' پرانی شراب زیادہ قوی ہوتی ہے۔ پیر کا توسل اختیار کر کیونکہ یہ سفر پیر کے بغیر آفت اور خوف وخطر سے پر ہے۔ جو راستہ تو بارہا چل چکا ہے اس کیلئے بھی رہنماء کے بغیر پریشانی ہے اور جس راستے کو تونے دیکھا ہی نہیں خبردار اس پر تنہا نہ جا۔

﴿دفتر اوّل﴾

اولیاء بظاہر معمولی انسان ہوتے ہیں لیکن ان کے کارنامے عظیم ہوتے ہیں۔ وہ دن میں اپنی توجہ کے ذریعے دلوں میں بہترین خیالات پیدا کرتے ہیں اور ان کے دلوں کو وساوس سے پاک کردیتے ہیں اور لوگوں کی جنسیات کے مطابق ان کے احوال کا سبب بنتے ہیں۔ ﴿دفتر اول﴾

بزرگ لوگ عام لوگوں کے دلی وساوس کو تاڑ لیتے ہیں' بزرگوں کے سامنے جاکر برے وسوسے نہیں لانے چاہیں' لوگ احمق ہیں دنیاوی بادشاہوں کے سامنے اخلاص سے جاتے ہیں اور بزرگوں کی مجلس میں فاسد خیالات لے کر جاتے ہیں۔ اگر تو کور باطن ہے تو بزرگوں ﴿اولیاء اللہ﴾ کے سامنے ذلیل بن کر جا۔

﴿دفتر دوئم﴾

پہچاننے کیلئے آنکھوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ زمین کی آنکھیں نہیں ہیں پھر بھی وہ پہچانتی ہے اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہچان لیا اور ان کے لئے خشک ہوگئی اور وہ دریا عبور کر گئے۔ قارون کو پہچان کر اپنے ہی اندر دھنسا لیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی نجات کیلئے پانی کو نگل گئی۔

﴿دفتر دوئم﴾

صحیح دوست تو اللہ ہے اور دنیا میں دوست وہ ہے جو اللہ والا ہے۔ ﴿دفتر سوئم﴾

بہت سے لوگ ولی کے پاس منافقانہ حاضر ہوئے اور مومن کامل بن گئے ہیں' اللہ کا ولی اپنی شان وشوکت کی وجہ سے عیب دار کا بھی خریدار بن جاتا ہے۔

﴿دفتر پنجم ص ۲۳﴾

ہر دیوانے کو خدا رسیدہ مت سمجھ لینا' اس کو پہچاننے کیلئے
یقین کی آنکھ ہے تو تب اس سے بات کرو ورنہ دور رہ' جب
تو ولی کو اصل حالت میں پہچاننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو
دیوانگی میں پوشیدہ کو کیسے پہچانو گے۔ جس کی باطن کی
آنکھ کھلی ہے وہی کمبل کی آغوش میں کلیم کو پہچان سکتا ہے'
ہاں مگر ولی خود جس کو چاہتا ہے اپنی ولایت سے روشناس
کرادیتا ہے۔ محض عقل سے کسی کو ولی نہیں پہچانا جا سکتا
عقل کے ذریعے تو عام انسان کو بھی نہیں پہچانا جا سکتا۔

﴿دفتر سوئم﴾

شریف آدمی انعامات الٰہی کے وقت عبادت گزار
بنتا ہے اور کمینہ مصیبت میں مبتلا ہو کر۔ ﴿دفتر سوئم﴾

فقر میں انسان کو بہت سے گناہوں پر قدرت نہیں
رہتی اس لئے فقر باعث فخر ہے۔ ﴿دفتر سوئم﴾

بعض اولیاء تو ایسے ہیں کہ اگر مقصود حاصل ہو جائے تو
سبب کے موجود نہ ہونے پر شکوہ نہیں کرتے لیکن کچھ
بزرگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کسی حالت میں بھی شکوہ پسند
نہیں کرتے اور اللہ کی قضا کے خلاف دعا کو بھی حرام سمجھتے
ہیں۔ ایسی حالت مغلوب الحال اولیاء کی ہوتی ہے ورنہ
انبیاء دعائیں نہ کرتے۔ اصل کمال یہ ہے کہ بہرحال میں
راضی برضا ہوتے ہوئے دعا بھی کی جائے۔ ﴿دفتر سوئم﴾

انتہائی بے وقوفی ہے کہ قدرت کا معمولی کرشمہ دیکھ کر
اپنے آپ کو شیخ کامل سے مستغنی سمجھ لیا جائے۔

﴿دفتر دوئم ص ۳۷﴾

کوئی معاملہ جلد بازی میں نہ کرو، حدیث شریف میں ہے
کہ توقف کرنا اللہ کی جانب سے اور جلد بازی شیطان کی
جانب سے ہے۔ کتے کو بھی لقمہ ڈالو تو وہ بھی کھانے سے
پہلے سونگھتا ہے۔ اسی طرح ہمیں عقل کے ذریعہ ہر بات کو
پرکھ لینا چاہئے۔ خدا کی یہ قدرت حاصل ہے کہ ایک لمحہ
میں سینکڑوں مکمل انسان پیدا کر دے لیکن اس کا عمل
بتدریج ہوتا ہے۔ اللہ کے عمل میں آہستگی انسانوں کی تعلیم
کے لئے ہے کہ وہ بھی اپنے عملوں میں یہی طریقہ استعمال
کریں۔

﴿دفتر سوئم﴾

یاد رکھو! صحبت میں بڑی تاثیر ہوتی ہے، بیج مٹی اور پانی کی
صحبت میں رہتا ہے تو انگور بن جاتا ہے۔ دانہ اپنے آپ کو
مٹی میں ملاتا ہے تو اس کا ظاہر ختم ہو جاتا ہے اور باطن جلوہ
گری کرتا ہے۔ ﴿دفتر سوئم﴾

ہاتھی ہندوستان کا جانور ہے، جب دوسرے ملک میں وہ
آرام سے سوتا ہے تو وہ خواب میں ہندوستان کے حسین
مناظر دیکھتا ہے اور مست ہو جاتا ہے۔ اسرار غیبی بھی اس
روح کو خواب میں نظر آئیں گے جس کا تعلق عالم غیب
سے ہے۔ گدھے میں یہ نہیں ہے کہ ہندوستان کے خواب
دیکھے اور مست ہو جائے، جو روح ہاتھی کی طرح ہوگی وہ
اپنے اصل وطن عالم غیب کو خواب میں دیکھے گی۔ اللہ کی
یاد اور اس کا ذکر روح کو ہاتھی صفت بنا دیتی ہے لیکن یہ
کام ہر کمینے کا نہیں ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

دنیاوی دِن کوئی چیز نہیں ہے دن تو وہ ہے جب وہ آفتابِ
حقیقت طلوع کرے۔ اگر وہ رات میں بھی تجلی ڈال دے
تو رات رات نہیں رہتی۔ ﴿دفتر چہارم ص ۱۶﴾

عشق میں اگر ذلت اٹھانی پڑ جائے تو تو عشق کو چھوڑ بھاگتا ہے۔ تو نے صرف عشق کا نام سنا ہے تو اس کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہے۔ عشق بہت متکبر اور نازوں بھرا ہے اور بہت مصیبتوں سے ہاتھ لگتا ہے۔ عشق ہمیشہ وفا کرتا ہے اور وفاداری ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ بے وفا پر نظر بھر کر بھی نہیں دیکھتا' انسانیت کی اصل جڑ وفاداری ہے۔ درخت کی جڑ کی حفاظت ضروری ہوتی ہے' جس شخص میں وفاداری نہ ہو وہ اس درخت کی طرح ہوتا ہے جو جڑ گل جانے سے پھول سے محروم رہ گیا ہو۔ کسی شخص کے محض علم سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ اس میں وفاداری کا مادہ ہے یا نہیں' وفاداری انسان کا اصل جوہر ہوتی ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

عقل مندوں سے دوستی اچھی ہے۔ نادان
دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے۔ ﴿دفتر دوئم ۳۶﴾

اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے کا ایک آنسو شہید کے خون کے قطرے کے برابر سمجھا گیا ہے۔ پانچ وقت اذان گویا ذات باری تعالیٰ کے دربار میں گریہ وزاری کی دعوت ہوتی ہے۔ اللہ جس کو مصیبت میں گرفتار کرتا ہے اس سے آہ وزاری کی کیفیت سلب کر لیتا ہے۔ آہ وزاری اللہ کے سامنے انسان کی سفارشی ہے اور جب سفارشی نہ ہو تو گرفتار یقینی ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

عوام اللہ کے خاص بندوں کو اپنے جیسا ہی سمجھتے ہیں کیونکہ ان کی خوشبو سے ناواقف ہیں۔ مرد خدا عوام میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسے بیلوں میں شیر' اس کو دور سے دیکھ لے' زیادہ چھیڑ چھاڑ نہ کر' اگر تو اس کے حال اور احوال کی زیادہ جستجو کرتا ہے تو پھر اپنے جسم سے ہاتھ دھو لے۔ وہ تیری خصلت کو اپنی باطنی توجہ سے مٹا دے گا۔ تو پہلے بیل تھا اب تو بھی شیر بن جائے گا۔ اگر تجھے اپنا بیل پن پسند ہے تو اس شیر کی جستجو نہ کر۔ ﴿دفتر پنجم﴾

یہ کہنا کہ میں شیخ کی طرح رویا' شیخ کی فضیلت کا انکار ہے۔ شیخ کا رونا تیس سالہ مجاہدے کا نتیجہ ہے۔ محض عقلی بنیاد پر ایسا مقام حاصل نہیں ہوسکتا۔ شیخ کا رونا غم دوزخ سے ہے نہ فرحت جنت سے بلکہ اس کا رونا محض شوق خداوندی سے ہے۔ شیخ کا رونا اور ہنسنا من جانب اللہ ہے۔ عقلی لحاظ سے رونے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

﴿دفتر پنجم﴾

انوار الٰہی کا علم اولیاء کے دلوں میں ہے جو کوئی دل ان کے دلوں سے براہ راست حاصل کرسکتا ہے بات چیت یا کتاب پڑھنے سے نہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

جس طرح خوشی کی جستجو ضروری ہے اسی طرح مصیبت سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

مخلص کا ہدیہ واپس کرنا برا ہوتا ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چیونٹی کالے فرش پر چل رہی ہے' نظر نہیں آتی اور صرف دانہ چلتا نظر آتا ہے۔ تو عقل سے سمجھ لے کہ دانے کو لے جانے والی چیونٹی ہے جو چل رہی ہے چونکہ اصل جنسیت اوصاف کے اعتبار سے ہے نہ کہ صورت کی وجہ سے۔ اسی لئے اصحاب کہف کے کتے کی کشش اصحاب کہف کی طرف تھی' صورتوں کو دانہ سمجھ اور دل اور اوصاف باطنی کو چیونٹی سمجھ۔ ﴿دفتر ششم﴾

جس مٹی میں گوہر ہوتا ہے وہ گوہر والی دوسری مٹی کو بھی پہچان لیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ "ولی را ولی می شناسد" جس جسم میں اللہ کے نور کا چھڑکاؤ نہیں ہے وہ اولیاء کے جسم کی صحبت کو برداشت نہیں کرتا ہے' ان سے نفرت کرتا ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

قرآن کی صفت یہ بھی ہے کہ بہت سے اس سے گمراہ ہوجاتے ہیں لیکن جن کے قلب بیدار ہیں اور باخبر ہیں وہ ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔ بانس کی چھڑی ہلانے سے پالتو کبوتر گھر واپس آجاتے ہیں جنگلی کبوتر بھاگ جاتے ہیں۔

﴿دفتر ششم﴾

جب حق تعالیٰ دو روحوں میں ایک سے خیالات پیدا فرمادیتا ہے تو وہ ایک دوسرے کی ہم جنس ہوجاتی ہیں۔ جسم کی کشش نظر و فکر کی وجہ سے ہوتی ہے' جسم جو بے خبر ہے اسے باخبر روح کھینچتی ہے' جب مرد میں عورت کے اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں تو وہ ہیجڑا بن جاتا ہے اور عورتوں کی طرح اپنے ساتھ جماع کراتا ہے۔ جب کسی عورت میں مردانہ صفات پیدا ہوجاتی ہیں تو وہ عورتوں کے ساتھ جماع کرتی ہے۔ جب کسی بشر میں ملوکیت کا غلبہ

ہوتا ہے تو پرندے کے بچے کی طرح ملاء اعلیٰ کی طرف پرواز کے راستے تلاش کرتا ہے' اس کا دھیان ملاء اعلیٰ کی طرف ہوتا ہے اور زمین سے بیزار ہوتا ہے۔ اگر انسان میں بہیمیت کا غلبہ ہوتا ہے تو اس کو ہر وقت کھانے کی فکر رہتی ہے۔ اشہب باز جو نہایت قیمتی ہوتا ہے اگر اس میں خباثت پیدا ہوجائے تو وہ چوہوں بلکہ باقی جانوروں سے بھی بدتر ہے لہٰذا جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ جنسیت اوصاف کے اعتبار سے ہے تو تجھے نیکوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔ ﴿دفتر ششم﴾

میرے نزدیک اپنے بزرگوں سے گفتگو کا موقع ملنا عین خوش نصیبی ہے' اُن کی مثال اُس مسافر کی سی ہے جو اُس راہ پر چل چکا ہو جس پر مجھ کو خود چلنا ہے۔ میرا فرض ہے کہ اُن سے پوچھوں کہ آیا راہ ہموار اور سہل ہے یا ناہموار اور دشوار گزار۔ ﴿ارسطو' ریاست' پہلی کتاب ص ۳﴾

عاشق کی زینت اس کی جسمانی کمزوری اور
چہرے کی زردی ہے۔ اللہ کے ہاں ان دو
تحفوں کی بڑی اہمیت ہے۔ ﴿دفتر چہارم ص ۱۷﴾

لغو لوگوں کو لغو چیز ہی اچھی لگتی ہے' ہر جنس اپنی جنس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ بھیڑیا حضرت یوسف علیہ السلام کا ساتھی کب ہو سکتا ہے' لیکن اگر بھیڑیئے پن سے نجات حاصل کرلے تو اصحابِ کہف کے کتے کی طرح انسان بن جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نیک سیرت تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھ کر ہی پکار اُٹھے کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہے۔ ابوجہل اصحابِ درد میں سے نہ تھا شق القمر پر بھی یقین نہ کیا۔ انسان کا آئینہ دل صاف ہو تو اچھی اور بری صورت میں امتیاز کیا جاسکتا ہے۔ ﴿دفتر دوئم ۳۸﴾

جب نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا یار ہو جاتا
ہے تو ایک مضبوط قلعہ بن جاتا ہے۔

﴿دفتر اوّل ص ۲۲﴾

اگر ٹوکری نہر میں پڑی ہو اور اس میں پانی بھرا ہو یا آئینہ میں سورج کی چمک پڑ رہی ہو تو اس میں پانی یا چمک کو ٹوکری یا آئینہ کا اپنا کمال سمجھنا غلطی ہے' جب ٹوکری نہر سے باہر آئے گی یا سورج ڈوب جائے گا تو ٹوکری اور آئینے کو معلوم ہو جائے گا کہ پانی اور چمک ان کی اپنی نہ تھی۔ جب حقائق منکشف ہو جاتے ہیں تو مرید کو اپنے سابق احوال کے بارے میں سمجھ آتی ہے کہ اس پر جو کچھ نوازش ہوئی تھی وہ تو محض شیخ کا عکس تھا۔

﴿دفتر پنجم ص ۳۵﴾

انسان کا خیال مغز ہے اور اس کے اظہار کے
الفاظ چھلکا ہے' جس قدر چھلکا کم ہوگا مغز بڑھے گا۔
اخروٹ' بادام اور پستہ کو دیکھ لے اگر اِن کا چھلکا
موٹا ہوگا تو گری کم نکلے گی۔ ﴿دفتر پنجم ص ۳۲﴾

مچھر جو ہوا کے پہلے جھونکے سے ہی بھاگ جاتا ہے
وہ ہواخوری کے ذوق سے کیسے واقف ہوسکتا ہے
ایک حادث قدیم کی حقیقت کیسے سمجھ سکتا ہے۔

﴿دفتر پنجم ص ۳۵﴾

کسی شخص کے محض علم سے دھوکا نہ کھانا چاہیے بلکہ
یہ دیکھنا چاہئے کہ اُس میں وفاداری کا مادہ ہے
یانہیں' وفاداری انسان کا اصل جوہر ہوتی ہے۔

﴿دفتر پنجم ص ۳۱﴾

گناہ پر شرمندہ ہونا مفید ہے لیکن اعمالِ صالحہ میں لگ جانا
زیادہ مفید ہے۔ اگر انسان گناہوں پر شرمندگی میں پھنس
کر رہ گیا تو انجام کار اس شرمندگی سے اس کو اور شرمندگی
ہوگی۔ اگر انسان گناہوں پر شرمندگی ہی کو اپنا شیوا بنالے
گا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ آدھی عمر تو کاموں کی پریشانی میں
گزرے گی اور آدھی شرمندگی میں۔ لہٰذا ہماری نصیحت
ہے کہ شرمندگی ختم کرکے نیک عمل شروع کر۔

﴿دفتر چہارم ۳۷﴾

دنیا کی دولت کا خلاصہ بھاگ دوڑ اور
مار پیٹ کے سوا کچھ بھی نہیں۔

﴿دفتر چہارم ۳۷﴾

نیک لوگوں کے ساتھ مکر کرنا آسان نہیں ہوتا۔ جو لوگ آخرت کی دولت کے مالک ہیں ان کی عقلوں پر کوئی جادو، مکاری اور فریب پردہ نہیں ڈال سکتا۔ ﴿دفتر چہارم ص ۳۵﴾

انسان کی حرص اس کے برے اعمال کو خوش نما کر کے پیش کر دیتی ہے، کوئلہ کالا ہوتا ہے آگ اسے سرخ بنا دیتی ہے جب آگ کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو پھر کالا پن نمودار ہو جاتا ہے۔ برا عمل حرص کی وجہ سے حسین نظر آتا ہے جب حرص کی آگ دور ہو جاتی ہے تو اس عمل کی برائی نظر آنے لگتی ہے۔''

﴿دفتر چہارم ص ۳۱﴾

چمگادڑوں کی سورج سے نفرت اس کے روشن ہونے کی دلیل ہے۔ گوبر کا کیڑا اگر گلاب سے رغبت کرنے لگے تو اس کا گلاب ہونا مشکوک ہو جائے گا، کامل کا انکار تو اس کے کمال کی دلیل ہے۔ ﴿دفتر دوئم ص ۳۹﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی بیمار پڑ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ عیادت کے بہت سے فائدے ہیں۔ پہلا تو یہ ہو سکتا ہے کہ بیمار شخص اللہ کا پیارا بندہ ہو۔ جب تیری آنکھ باطن کو دیکھنے والی نہیں ہے تو ہر وجود میں خزانہ سمجھ۔ دنیا اولیاء سے خالی نہیں۔ تلاش جاری رکھ اگر مل جائے تو جان قربان کردو۔ بیمار اگر دشمن ہے تو دوست بن جائے گا۔ اچھا معاشرہ پیدا کر اور ہر چھوٹے بڑے کی عیادت کر۔ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ﴿دفتر دوئم ص ۴۰﴾

منکر اور معترض لوگ اپنے اعتراضات کے ذریعے اپنے ادراک کو نور سے محروم کر دیتے ہیں اور ہمیشہ شک و شبہ اور وہم میں مبتلا رہتے ہیں۔ گھوڑے پر قاعدے کے مطابق سوار ہو گا تو ہی فائدہ اُٹھائے گا اور اگر اس کے پاؤں پکڑنے کی کوشش کرے گا تو لات کھائے گا۔ یہی مثال کلامِ حق اور اسرارِ معرفت کی ہے کہ اس پر صحیح طرح پر غور کرو گے تو فائدہ اُٹھاؤ گے اور معترضانہ نگاہ ڈالو گے تو تباہی ہوگی۔ ﴿دفتر چہارم ص ۱۳﴾

اس دنیا میں اگر تجھے کوئی با کرامت دل نظر نہیں آتا تو بے دیکھے ہی تو ان سے تعلق پیدا کر لے۔ کچھ عرصہ بعد تمہیں اس کی بزرگی کا یقین آ جائے گا۔ اگر اندھے کو نہر کا پانی نظر نہ آئے تو اسے چاہیے کہ اس نہر میں اپنی ٹھلیا ڈبو کر دیکھے۔ وہ پانی سے بھر جائے گی تو پانی کے ہونے کا یقین آ جائے گا۔

﴿دفتر سوئم ص ۸۴﴾

مرید کے لئے محض ذکر و فکر ہی کافی نہیں ہے۔ شیخ کے آداب اور خدمات بجالانا بھی ضروری ہے۔ شیخ کی پوری اطاعت ہوتی ہے تب وہ کہیں جا کر نسبت کی امانت مرید کے سپرد کرتا ہے۔ معمولی ادب سے کام نہیں چلے گا۔ شیخ کے شایانِ شان ادب ضروری ہے۔ ﴿دفتر سوئم ۶۹﴾

جن لوگوں کا دل سیاہ ہے اور بلال رضی اللہ عنہ کو سیاہ رو کہتے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ کالا رنگ حقارت کی دلیل نہیں ہے۔ آنکھ کی پتلی سیاہ لیکن اس کی فضیلت بے حد ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ کو آنکھ کی پتلی جیسا افضل وہی ذات گرامی کہہ سکتی ہے جس کو خود تمام انسانوں میں وہی مرتبہ حاصل ہو جو آنکھ کی پتلی کو تمام اعضاء میں حاصل ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حقیقی اوصاف تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے صحابہ سمجھ سکے۔ دوسرے لوگ ان کے صحیح مرتبے کو حقیقی طور پر نہیں جان سکتے۔ صرف تقلیدی طور پر ان کو جانتے ہیں۔ ﴿دفتر سوئم ص ۶۷﴾

انسان اپنے غصے کی آگ کو دین کے نور سے بجھا سکتا ہے۔ دین کے نور کے بارے میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ مومن جب پل صراط پر سے گزرنے لگے گا تو دوزخ کہے گی اے مومن! تو مجھ پر سے جلدی سے گزر جا' تیرے نور سے میری آگ بجھ جاتی ہے۔ ﴿دفتر سوئم ۶۶﴾

موت ہر انسان کے ساتھ وہی معاملہ کرتی ہے جس کی وہ موت سے توقع رکھتا ہے' جو اسے دوست سمجھتا ہے اس کے ساتھ دوستوں کا معاملہ کرتی ہے۔ جو اس کو دشمن سمجھتے ہیں ان کے ساتھ دشمنوں کا سا معاملہ کرتی ہے۔ موت کی مثال آئینہ کی سی ہے۔ انسان جیسا خود ہے ویسا ہی اس کے لئے آئینہ ہے۔ اگر خود حسین ہے تو آئینہ بھی اس کے لئے حسین ہے اور اگر خود کالا اور بھدا ہے تو آئینہ میں بھی کالا اور بھدا ہی ہوگا' جو موت سے ڈرتا ہے تو دراصل اپنے آپ ہی سے ڈرتا ہے۔ اگر انسان خود بھیانک ہے تو اس کو موت بھی بھیانک نظر آئے گی۔ موت کی اچھائی یا برائی خود انسان کی اندرونی اچھائی برائی کی طرح ہے۔

﴿دفتر سوئم ۶۵'۶۶﴾

اژدھے پر صرف اس شخص کو ہاتھ ڈالنے کا حق ہے جس کی لاٹھی اژدہا بننے کی صلاحیت رکھتی ہو' اسی طرح جو اپنے ہونٹ بند نہیں رکھ سکتا اس کے لئے غیب کے راز جاننا مناسب نہیں ہے۔ ﴿دفتر سوئم ص ۶۴﴾

انسان کو پریشانیوں سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ صبر کرنا چاہئے۔ ہر پریشانی کے بعد راحت ضرور آتی ہے۔ کسی بھی تکلیف پر اللہ کے ساتھ بدگمانی نہیں کرنی چاہئے۔ عام لوگوں کے ساتھ تعلقات میں بھی خندہ پیشانی سے کام لینا چاہئے۔ پھول کی پتیاں اگر بکھر بھی جائیں تو ان کی خوشبو ختم نہیں ہوتی۔ انسان کی ایک مصیبت بہت بڑی مصیبتوں سے نجات کا سبب بنتی ہے۔

﴿دفتر سوئم ص ۶۱﴾

جب بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس کی خوراک صرف دودھ ہوتی ہے تو قدرت اس کی ماں کے پستان میں دودھ پیدا فرما دیتی ہے۔ تو بھی اپنی ضرورت کے لئے جدوجہد کر۔ مطلوب کی فکر میں نہ پڑو حاجت پیدا کرو۔ مطلوب تک قدرت خود پہنچا دے گی۔ ﴿دفتر سوئم ص ۶۰، ۶۱﴾

جو ظاہر بین ہیں وہ صرف جسم کو پہچانتے ہیں اور اولیاء کو نہیں پہچانتے۔ جس کو پیاس ہوتی ہے وہ مٹکے اور مشک پر نظر نہیں کرتا۔ ﴿دفتر سوئم ص ۵۹﴾

جو دوستی عقل کی بنیاد پر ہوتی ہے اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور جو دوستی نفسانی غرض پر مبنی ہوتی ہے وہ دن بدن گھٹتی رہتی ہے۔ نفسانی دوستی کسی غرض کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر ایسا دوست بنانا چاہتے ہو جس سے کل کو نفرت نہ ہو تو کسی عقل مند سے دوستی کرو۔ نفسانی مریض کا علمی اور عملی ذوق فنا ہو جاتا ہے۔ اسے عمدہ قسم کے علمی نکتے برے لگتے ہیں۔ ﴿دفتر سوئم ص ۴۸، ۴۹﴾